اسلام اور مسلم

وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلم بنوں

And I am commanded to be the first of those who submit to Allah in Islam

(قرآن:39:12)

https://bit.ly/1stMuslim
https://SalaamOne.com/Muslim1

بریگیڈیئر آفتاب احمد خان (ر)

https://bit.ly/Tejdeed-Islam
http://SalaamOne.com/Revival
https://Quran1book.blogspot.com
https://Quran1book.wordpress.com
https://www.facebook.com/IslamiRevival

Updated: 1/3/2022 | 10:05 PM

رسالہ تجدید الاسلام

پہلی صدی کے اسلام دین کامل کی بحالی

بسم الله الرحمن الرحیم

لآ اِلَهَ اِلّا اللّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوُل اللّهِ

شروع اللہ کے نام سے، ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اس کی مدد چاہتے ہیں اوراللہ سے مغفرت کی درخواست کر تے ہیں. جس کواللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اورجس کو وہ اس کی ہٹ دھرمی پر گمراہی پر چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا- ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد ﷺ اس کے بندے اورخاتم النبین ہیں اور انﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں ہے. درود و سلام ہوحضرت محمّد ﷺ پر اہل بیت، خلفاء راشدین واصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اجمعین پر- .دین میں ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی (ضَلَالَۃٌ) ہے- جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا -

---

اسلامی مذہبی تاریخ کے گہرے مطالعہ سےحیران کن ناقابل یقین حقائق سامنے آئے مگر یہ تلخ حقائق پہلی صدی ہجری کے دین کامل اسلام کے احیاء کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کرتے ہیں۔ "أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ﷺ کی بنیاد پر "رسالہ تجدید الاسلام" مسلمانوں کے انداز فکرو عمل میں مثبت تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہوگا-

---

"رسالہ تجدید الاسلام" بریگیڈیئر آفتاب احمد خان (ریٹائرڈ) کی تحقیقی کاوش ہے- آپ فری لانس مصنف ، محقق اور بلاگر ہیں، پولیٹیکل سائنس، بزنس ایڈمنسٹریشن، اسٹریٹجک اسٹڈیزمیں ماسٹرزکیا ہے اور قرآن کریم، دیگر آسمانی کتب، تعلیمات اور پیروکاروں کے مطالعہ میں دو دہائیوں سے زیادہ وقت صرف کیا ہے- وہ 2006 سے " Defence Journal کے لیے لکھ رہے ہیں- ان کی منتخب تحریریں پچاس سے زائد کتب میں مہیا ہیں- ان کے علمی و تحقیقی کام کو 4.5 ملین تک رسائی ہو چکی ہے:

https://SalaamOne.com/About
Contact: https://www.facebook.com/IslamiRevival/inbox
E Mail: Tejdeed@gmail.com

1)غیر تجارتی مقصد، .دعوہ کے لیے ویب سائٹ / لنک کا حوالہ دے کر میڈیا پر کاپی اور شیئر کر سکتے ہیں- 2) یہ ریسرچ قرآن کی واضح (آياتٌ مُّحْكَمَاتٌ ، أُمُّ الْكِتَابِ) سنت ، حدیث اور مستند تاریخ کی بنیاد پر ہے-

انڈکس

وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ (١٢)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلم بنوں (قرآن:39:12)

بیانیہ

فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات - خلاصہ

1. دین و مذہب کے نام کی اہمیت
2. سلام ، اسلام ، مسلم ، مسلمان
3. مسلمان
4. دین اسلام اور مسلمین
5. مسلمانوں کے صفاتی نام
6. مسلمان درجات
7. قرآن میں اَلۡمُسۡلِمِیۡنَ (مسلمان) نام کا حکم (امر)
8. قرآن کو چھوڑنے والے بدترین علماء

فرقہ واریت

9. فرقہ واریت اورشرک

علم دین اسلام کے ماخذ 1)آیت محکمہ 2) سنت ثابتہ 3) فریضہ عادلہ

10. قرآن ، اسلام اور مسلمان

11. قرآن کے متعلق اللہ نے واضح کر دیا

12. قرآن کو 'حدیث' بھی کہا گیا

13. قرآن کی عظمت، آیات کا منکر اور عذاب

14. أَطِيعُوا الرَّسُولَ

15. کلام اللہ پرایمان عمل مسلمان پرفرض

قرآن و حدیث کی اہمیت

16. حدیث

a. کتابت حدیث

b. علم الحدیث کے 7 سنہری اصول

17. قرآن ، اسلام، مسلمان - دین آیات

18. قرآن راہ ہدایت

[فرقہ واریت کی ممانعت]

19. [73 فرقوں والی حدیث]
20. [کمال دین اسلام]
21. [بنیادی عقائد پر ایمان، فروعی اختلافات پر تکفیر نہیں]
   a. [اہل ایمان کی بخشش]

[فرقہ واریت کا خاتمہ - پہلا قدم]

   b. [عملی اقدامات - خلاصہ]

[تجدید الإسلام: پہلی صدی کے اسلام دین کامل کا احیاء، حقیقی جائزہ]

   c. [قرآن - ہدایت کا سرچمہ]

22. [رسالہ تجدید الإسلام - انڈکس]

23. [The Author & Books]

- http://SalaamOne.com/muslim
- English: http://salaamone.com/muslim-first/
- http://bit.ly/2GMq4cb برقی کتاب - پی ڈی ایف لنک
- http://bit.ly/2Jq8CMe گوگل ڈوکومنٹ
- FB: https://www.facebook.com/IslamiRevival

اسلام ، مسلم
فرقہ واریت کا خاتمہ - پہلا قدم
بیانیہ

تمام مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جن کو وہ قرآن و سنت کی بنیاد پر دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے، موجودہ فرقہ وارانہ ناموں کو ختم کرکہ قرآن میں اللہ کے عطا کردہ نام **مسلم** (ٱلۡمُسۡلِمِيۡنَ، مُّسۡلِمَةً ،مُّسۡلِمُونَ،مُّسۡلِمًا)[1] کہلانا شروع کر دیں تو یہ فرقہ واریت کے خاتمہ کی طرف پہلا موثر قدم ہو گا !

"مسلم" (اللہ کا فرمانبردار) کی نسبت اللہ کے صفاتی نام "السلام " اور دین "اسلام" سے بھی ہے ، اس نام کا حکم اور تاکید اللہ نے قرآن میں 42 آیات میں 45 مرتبہ مختلف طریقہ سے دہرایا گیا ہے...

یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ "دین کامل کی طرف ... کسی فرقہ کے نام سے شناخت اور وضاحت کی ضرورت نہیں کیونکہ ... " عقائد و نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں" ... فرق عمل سے پڑتا ہے-

....

"المسلم هوا لمستسلم لامر الله"."مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے"- (لسان العرب).یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنا قول و فعل اور اخلاق و کردار بنائے- جو اپنے نفس امارہ کی خواہش سے اٹھنے والے حکم کو ترک کرے اور اس کے بجائے اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کردے-

أَرَأَيۡتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيۡهِ وَكِيلًا(٤٣)

" کبھی تم نے اُس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہِ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو؟ (قرآن :25:43)

[1] https://tanzil.net/#search/quran/مسلم

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا*فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا*قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا*وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا(الشمس 10)

" قسم ہے نفس کی اور اسے درست کرنے کی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس نفس کو برائی سے بچنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے کی سمجھ عطا فرمائی۔ پھر اس پر اس کی بدی اور اس کی پرہیز گاری واضح کر دی۔ بے شک وہ کامیاب ہو گیا جس نے نفس کو پاکیزہ بنا لیا۔ اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو آلودہ کیا(الشمس7-10) ۔

....

فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات - خلاصہ

مسلمانوں میں فرقہ واریت کی لعنت کو اگرفوری طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا ، توابتدا میں قرآن کے حکم کے مطابق صرف ایک درست عمل کی شروعات سے شدت اور منفی رجحانات کو کم کرکہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے سفر کا آغاز کے آجاسکتا ہے:

مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (القرآن، سورة الحج22:78)

قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ (القرآن، سورة الحج22:78)[2]

1.ہرایک فقہ اور فرقہ کا دعوی ہے کہ وہ قرآن و سنت پر پر عمل پیرا ہیں، جس کو دوسرے قبول نہیں کرتے اور وہ خود دعوی دار ہیں کہ وہ حق پرہیں- ہم سب کو معلوم ہے کہ مسلمان کے علاوہ تمام لیبل اور مذہبی القاب و نام بعد کے زمانہ کی ایجادات ہیں- تو ایک متفقہ نام "مسلمان" جو قرآن و سنت و حدیث اور تاریخ سے مسلسل پر ثابت ہے اور اور اب بھی ہماری اصل پہچان ہے، اس نام "مسلمان" کو مکمل اصل حالت میں بحال کر دیں-

---

[2] https://tanzil.net/#22:78

2. تمام مسلمان اپنے اپنے موجودہ فقہ و نظریات پر کاربند رہتے ہوئے، اللہ تعالی کے عطا کردہ ایک نام پر متفق ہو کر اپنے آپ کو صرف اور صرف "مسلمان" کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں،جو نام اللہ نے دیا وہ ہر طرح سے مکمل ہے،تعارف، شناخت یا کسی اور حجت کی وجہ سےفرقہ پرستی کو رد کریں- یہ پہلا قدم ہے- مسلمان کو کسی اکسٹرالیبل (extra label) کی ضرورت نہیں- جب کوئی آپ سے قریبی تعلقات یا رشتہ داری قائم کرنا چاہتا ہو تو تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں- اپنی مساجد، مدارس، گھروں اور اپنے ناموں کے ساتھ فرقہ وارانہ القاب لگانے سے مکمل اجتناب کریں- نفس کہتا ہے مشکل ہے، مگر اللہ کا حکم بھی ہے، فرمانبردار (مسلم) بن کر اس آزمائش سے گزریں، اللہ پرتوکل کریں-

3. یہ اقدام اسلام کے ابتدائی دور ، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اکرام کے زمانہ کے مطابق ہو گا، جس کی خواہش ہر مسلمان دل میں رکھتا ہے- اللہ اور رسول ﷺ یقینی طور پر آپ سے بہت خوش ہوں گے- اس احسن روایت، سنت کے دوبارہ اجرا پر اللہ ہم پر رحمتوں اور برکات کی بارش فرمایے گا- اس نیک عمل سے آپ دین و دنیا میں کامیابی کے راستے پر چل پڑیں گے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (ماآنا علیہ واصحابی)[3]، [3]، [4,5] یعنی وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوں گے وہی جنتی ہیں- فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے- تہتر فرقوں والی حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ خبر،محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی- بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماآنا علیہ واصحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں اور ہر ایک گروہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و

---

[3] https://quran1book.blogspot.com/2021/12/Shytani-Ijmaa.html
[4] https://quran1book.blogspot.com/2021/11/HadithBan-Sahabh.html
[5] https://quran1book.blogspot.com/2020/05/Last-Will.html

مضل اور بہتر (72) فرقوں میں شمار کرتا ہے- حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (73) واں فرقہ ہی اول وہلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے-

4.کسی صورت میں کوئی گروہ دوسرے مسلمانوں کی تکفیر نہ کریں،یہ پلٹ کر تکفیر کرنے والے پر پڑتی ہے [ابی داوود 4687][6] ہر حال میں اس شدت پسندی سے بچنا ہے- جنت ، جہنم کا فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے- ہم کو اچھے اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرناہے-

تمام فقہ اور فرقوں کے علماء ایمان کے چھ[7] اور اسلام کے پانچ[8] بنیادی ستونوں اور اعمال صالحات[9] پر زور دیں [Minimum Common Points of Agreement] غیر اسلامی رسوم و رواج کو بتدریج معاشرہ سے پاک کیا جائے- علماء کی جدید طریقہ تعلیم اور ٹیکنولوجی سے مناسب تعلیم و تربیت اور معاشی پیکج سرکاری طور پر نافذ کیا جاۓ- یہ تمام کام حکومت اور علماء کے تعاون سے سرانجام پا سکتے ہیں-

ایک کتاب یا ڈسکشن سیشن سےصدیوں پر محیط مائینڈ سیٹ کو تبدیل تو نہیں کیا جاسکتا مگر اہل عقل کے لیے غور فکر کےدروازے کھل سکتے ہیں ....

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّـهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ(8:22)

یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے (8:22)[10]

---

[6] http://www.equranlibrary.com/hadith/abudawood/1620/4687
[7] https://quransubjects.blogspot.com/2019/10/faith.html
[8] https://quransubjects.blogspot.com/2019/11/pillars-of-islam.html
[9] https://quran1book.blogspot.com/2021/10/Najaat.html
[10] https://tanzil.net/#22:78

وَضَرَبَ اللَّـهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (١٦:٧٦)

اور اللہ دو آدمیوں کی مثال پیش کرتا ہے جن میں سے ایک گونگا ہے کسی بات پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے وہ اسے جدھر بھی بھیجے وہ کسی بھلائی کے ساتھ واپس نہیں آتا اور دوسرا وہ ہے جو عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود راہِ راست پر قائم ہے کیا وہ (پہلا) اور یہ (دوسرا) برابر ہو سکتے ہیں؟ (16:76)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّـهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّـهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ (٢٨)

"اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے" (35:28)[11]

اسلام ، مسلم
فرقہ واریت کا خاتمہ - پہلا قدم

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورہ مائدہ 3)

"آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ھے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ھے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ھے" (سورہ مائدہ 3)[12]

مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَـٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (القرآن، سورۃ الحج 22:78)

---

[11] https://tanzil.net/#35:28
[12] https://tanzil.net/#5:3

قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ (القرآن، سورة الحج22:78)[13]

یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے، حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے دعاء میں کہا (وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ) (البقرة :2:128)[14]

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (الأنعام 159)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-(الأنعام 159)[15]

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ

''اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔''(آل عمران 103)

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان۳۰)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان۳۰)

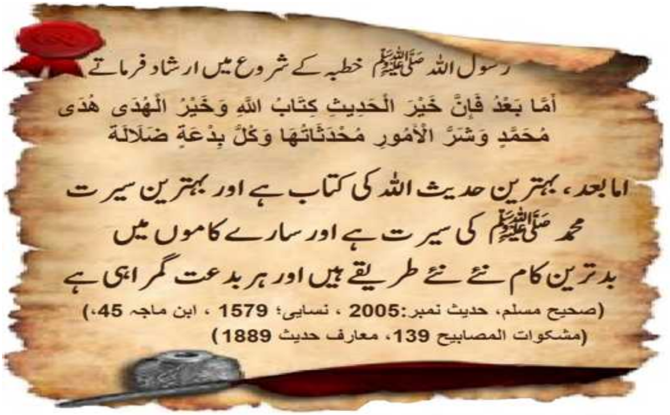

[13] https://tanzil.net/#22:78
[14] https://tanzil.net/#2:128
[15] https://tanzil.net/#6:159

خطبہ سے قبل رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

اما بعد کہ بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے اور سارے کاموں میں بدترین کام نئے نئے طریقے ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے [16]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب سے اچھی بات کتاب اللہ اور سب سے اچھا طریقہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے اور سب سے بری نئی بات (بدعة) پیدا کرنا ہے (دین میں) اور بلاشبہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ آ کر رہے گی اور تم پروردگار سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ (البخاری، حدیث:7277)[17]

علم دین اسلام کے ماخز یا مصادر صرف تین ہیں باقی اضافی ہیں

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" علم تین ہیں:1)آیت محکمہ اور 2)سنت ثابتہ اور 3)فریضہ عادلہ (فرائض منصفانہ, وراثت) [(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 239، رواہ ابوداؤد (2558) و ابن ماجہ (54) الذہبی فی تلخیص المستدرک (۴/ ۳۳۲)]

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (7:157)

....

دین و مذہب کے نام کی اہمیت

کچھ کوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نام سے کیا فرق پڑتا ہے اصل دین تو ایمان اور عمل کا نام ہے- بظاھر تو بات معقول لگتی ہے، آیئے اس کا جائزہ لیتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ اسلام کو علم الاسماء سکھایا ، یعنی ناموں کا علم ---- نام انسان کی زندگی میں بہت اہمیت

---

[16] رسول اللہ ﷺ خطبہ سے قبل ارشاد فرماتے تھے: (صحیح مسلم، حدیث نمبر:2005 ، نسایی؛ 1579 / (، ابن ماجہ 45، مشکوات المصابیح 139، معارف حدیث 1889
http://www.equranlibrary.com/hadith/muslim/1470/2005

[17] http://www.equranlibrary.com/hadith/bukhari/1908/7277

رکھتا ہے اور اسی وجہ سے حضورکرام صلّی اللہ علیہ وسلم نے ایام جاہلیت کے مہمل نام تبدیل کروائے ۔ ترمذی میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل کر ان کے عوض اچھے نام رکھ دیا کرتے تھے[18] ۔ نام کسی انسان کی زندگی کا وظیفہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بار بار پکارا جاتا ہے ۔ اگر آپ اپنے نام کی نسبت سے کام کرینگے تو آپ کئی گُنا اضافی ملے گا اور اگر آپ کے مخالف چلیں گے توآپ ایک ناکام زندگی گزار کر جائینگے- اگر دنیا میں مختلف مذاهب کے ناموں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مذاهب اپنی بانی شخصیت کے نام سے منسوب ہیں- بدھ مت، گوتم بدھ کے نام پر، مسیحیت ، عیسایت، حضرت عیسی علیہ السلام، یہودی، یہودا(حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک فرزند) بنی اسرایئل کی نسل کی شاخ،اسی طرح زرتشت ،بہائی مت، تاؤ مت، کنفیوشس مت وغیرہ- ہندو مت اور جین مت کا بانی کوئی ایک شخص نہیں، ہندومت کے پیروکار اِس کو"سناتن دھرم" (‘لازوال قانون) کہتے ہیں -قدیم ہندومذھب کتاب "ویدا" سے بھی منسوب ہے- لفظ "جین مت" سنسکرت کے ایک لفظ "جِن" سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ہے(جذبات،نفس کا) فاتح - بانی مذہبی شخصیات کے نام پر رواج کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کو "محمدی" کہلوانا چاہیئے مگر ایسا نہیں ہوا اگرچہ مغربی مسیحی مستشقرین نے کوشش کی کہ [Muhamddans] کا نام تقویت پکڑے مگر کامیاب نہ ہو سکے- حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگر خود کسی مذھب کے موجد ہوتے تو کسی انسان کے لیے اپنے نام سے بہتر اور کیا نام ہو سکتا ہے، مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل وحی ہے جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام صرف پانچ مرتبہ آیا- اللہ کا دین اور اس کو قبول کرنے والوں کا نام بھی اللہ کی طرف سے رکھا گیا- "اسلام" اور "مسلمان" (عربی :

---

[18] (ترمذی111/2)-

الْمُسْلِمِينَ) کی نسبت اس دین کے خالق سے ہے جس کا ایک صفاتی نام "السلام"[19] ہے-

اللہ کے نزدیک صرف دین اسلام ھے " ان الدین عنداللہ الاسلام " اس لئے تمام ایسے لوگ جنھوں نے اللہ کے دین کو اپنے اپنے زمانہ میں قبول کیا اور احکام الھی کے پابند تھے وہ مسلمان تھے- پہلے کے تمام الہامی ادیان " اسلام" پر تھے، فرق صرف شریعت میں رکھتے ھیں- قرآن مجید کی اصطلاح (الْمُسْلِمِينَ)[20] میں، "مسلمان" ہونے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالی کے فر مان ، اور ھر قسم کے شرک سے پاک مکمل توحید کے سامنے مکمل طور پرسر تسلیم خم کرنا ھے اور یھی وجہ ھے کہ قرآن مجید حضرت ابراھیم علیہ السلام کو مسلمان کے نام سے متعارف کر تا ھے- قرآن مجید کے مطابق الہامی ادیان کے تمام پیرو کار اپنے زمانہ میں مسلمان تھے اور اس طرح عیسائی اور یھودی وغیرہ نئ وحی کے آنے سے پہلےان کا دین منسوخ نہ ھو نے تک مسلمان تھے ، کیونکہ وہ پرور دگار عالم کے حضور تسلیم ھوئے تھے- بائبل کی موجودہ کتب میں اب بھی خدا کے احکامات کے آگے سر تسلیم کرنے کی آیات کثیر تعداد میں موجود ہیں:

"اور خدا ہمیں اپنی را ہیں بتا ئے گا،اور ہم اس کے راستو ں پر چلیں گے-”(یسعیاہ 2:2)، ”اَے میرے خدا! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے-“ (زبور ۴۰:۸)، ”میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور اُس کا کام پورا کروں-“ (یوح ۴:۳۴؛ ۶:۳۸)

[“Surrender and obedience to the Will of God” in Bible: Psalm 40:8، 112:1, 148:8,103:20, Jeremiah 31:33, 1 John 2:1-29، 2:17، Matthew 12:50، 26:42، 6:10، John 5:30، 4:34 ، Acts 21:14، Romans 12:2، Hebrews 10:7]

انھیں جو یھودی یا عیسائی کہا جاتا ہے، وہ ان کے پیغمبروں کے ناموں سے لوگوں میں مشہور ہوا وہ نام اللہ کے عطا کردہ نہیں، مگر قرآن میں ان کا انہی مشہور ناموں سے تذکرہ کیا گیا تاکہ پڑھنے والے

[19] https://tanzil.net/#59:23
[20] https://tanzil.net/#search/quran/الْمُسْلِمِينَ

کو سمجھنے میں آسانی ہو- آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کے بعد وہ "اسلام " اور"مسلمان" کے اعزاز سے محروم ہو گیے-
اس دور میں"اسلام" کا اطلاق آخری رسول و نبی ، حضرت محمد بن عبد الله بن عبد المطلب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ذریعے انسانوں تک پہنچائی گئی کی آخري الہامي کتاب (قرآن مجید) کی تعلیمات پر قائم ہے- اب "مسلمان" کا نام(عربی:اَلْمُسْلِمِينَ) ،خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن کا عملی نمونہ تھے، کی پیروی کرنے والوں پر لاگو ھوتا ھے- مسلمان، قرآن اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر عمل کرنے والے کو کہا جاتا ہے- ، کیونکه انھوں نے دین اسلام کو قبول کر کے اور تمام انبیاء اور آسمانی شریعتوں پر اعتقاد رکھ کر اللہ کے حضور سر تسلیم خم ھو نے کا اعلان کیا ھے- حقیقی مسلمان وہ ھے جو احکام و دستورات الھی کو قول و فعل سے تسلیم کرتا ہو، یعنی زبان سے بھی اللہ کی وحدا نیت اور انبیاء علیھم السلام اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیه وآله وسلم کی رسالت کا اقرار کر ے اور عمل سے بھی دینی احکام اور دستورات ، من جمله دوسروں کے حقوق کی رعایت کرے جیسے اجتماعی قو انین اورشہادہ، نماز، روزہ، زکات، حج وغیره جیسے انفرادی احکام کا پابند ھو- قرآن مجید میں حقیقی مسلمان کو مومن کے نام سے بھی یاد کیاگیا ھے اور بہت صفاتی ناموں سے بھی مگر "مسلمان" ہونے پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے، کیوں؟ اسلام میں اتحاد پر بہت زور دیا جاتا ہے، جس طرح نماز میں ایک اللہ کی عبادت ایک سمت (قبلہ) کی طرف منہ کرکہ ادا کی جاتی ہے اسی طرح ایک نام "مسلمان" (عربی:اَلْمُسْلِمِينَ) بھی اتحاد مسلمین کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے- نام سے فرق پڑتا ہے خاص طور پر جو نام اللہ تعالی نے خود عطا فرمایا ہو:

"آج میں نے تمھارے لئے دین کو کامل کر دیا ھے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ھے اور تمھارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ھے" (سورہ مائدہ 3)

"اور جو اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین تلاش کرے گا تو وہ دین اس سے قبول نہ کیا جائے گا"(سورہ آل عمران85)[21]

مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (القرآن، سورۃ الحج22:78)

قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ (القرآن، سورۃ الحج22:78)[22]

دین اور ملت دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ دین صرف ان احکام و فرامین کا نام ہے جو کتاب و سنت یا کسی الہامی کتاب میں مذکور ہوتے ہیں۔ انہی احکام و فرامین کو جب عملی شکل دے کر رائج کردیا جائے تو ایسے نظام کا نام ملت ہے۔ یعنی دین کی عملی شکل جو حضرت ابراہیم نے پیش فرمائی تھی وہی اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے لہذا ہمیں انہی کی ملت کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔[23]

یہاں **"تمہارا"** کا خطاب مخصوص طور پر صرف انہی اہل یمان کی طرف نہیں ہے جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے، یا اس کے بعد اہل ایمان کی صف میں داخل ہوئے، بلکہ اس کے مخاطب تمام

---

[21] https://tanzil.net/#3:85

[22] https://tanzil.net/#22:78

[23] تیسر القرآن ، مولانا عبدالرحمن کیلانی : http://www.equranlibrary.com/tafseer/taiseerulquran/22/78

وہ لوگ ہیں جو آغاز تاریخ انسانی سے توحید، آخرت، رسالت اور کتب الٰہی کے ماننے والے رہے ہیں۔ مدعا یہ ہے کہ اس ملت حق کے ماننے والے پہلے بھی " نوحی"، "ابراہیمی"، "موسوی"، "مسیحی" وغیرہ نہیں کہلاتے تھے بلکہ انکا نام " مسلم " (اللہ کے تابع فرمان) تھا، اور آج بھی وہ "محمدی " نہیں بلکہ "مسلم " ہیں۔ اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں کے لیے یہ سوال معما بن گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروؤں کا نام قرآن سے پہلے کس کتاب میں مسلم رکھا گیا تھا[24]

کچھ سال پہلے ایک صاحب نے کہا کہ جو شخص "مسلم" کے سوا کوئی اور نام اختیار کرے وہ کافر ہے، خارج از اسلام ہے۔ اگرچہ ان کے فوت ہونے کے بعد وہ زور نہیں رہا مگر اب بھی ان کے کئی متاثرین کافر گری کا یہ شغل جاری رکھے ہوئے ہیں، اگرچہ وہ خود بھی کئی گروہوں میں بٹ کر ایک دوسرے پر فتوے لگا رہے ہیں۔ حالانکہ کوئی مسلم اگر اسلام کی کسی صفت کو بطور نام استعمال کرلے تو وہ ملت اسلام سے کیسے خارج ہوگیا ؟ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا : (اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّاۗىِٕمِيْنَ وَالصّٰۗىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا) [الأحزاب : 35] "بیشک مسلم مرد اور مسلم عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی

---

[24] http://www.equranlibrary.com/tafseer/tafheemulquran/22/78, تفہیم القرآن سورۃ الْحَجّ 132نوٹ

عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔"[25]

حارث اشعری ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا : (مَنِ ادَّعٰی دَعْوَی الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ جُثَا جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ) [ترمذي الأدب، باب ماجاء في مثل الصلاة۔ 2863۔ مسند أحمد : 5/344، ح : 22976] ترجمہ :"جو شخص جاہلیت کی دعوت کی آواز دے وہ جہنم کی ڈھیریوں میں سے ہے۔" ایک آدمی نے کہا : "یارسول اللہ ! خواہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے ؟" آپ ﷺ نے فرمایا : "خواہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے۔ سو تم اللہ کی عبادت کی آواز دو جس کے ساتھ اس نے تمہارا نام "مسلمین"[26]، "مومنین"[27] اور "عباد[28] اللہ" رکھا ہے۔" اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مسلمین کے علاوہ صفاتی نام (مثلاً "مومنین، عباد اللہ) لینے میں کوئی حرج نہیں۔[29] یا جو نام قرآن و سنت سے ثابت ہوں۔ لیکن شہروں، عمارات، کتب، علماء ، مدارس وغیرہ کے نام پر تو صرف فرقے ہی بن سکتے ہیں جس کا کوئی جواز نہیں۔

اس فرقہ واریت کے دور میں اللہ کا عطا کردہ نام "مسلم، مسلمین" بہترین ہے جس کا تعلق دین "اسلام" اور اللہ کے صفاتی نام "السلام" سے بھی بنتا ہے اور اتحاد و برکت کی علامت!

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام 159)

---

[25] https://tanzil.net/#33:35

[26] https://tanzil.net/#search/quran/مسلم / مسلم قرآن میں 45 مرتبہ ہے لیکن یہ اللہ تعالی کا انتخاب ہے

[27] https://tanzil.net/#search/quran/مومنین / مومنین ، قرآن میں 145 مرتبہ آیا ہے

[28] https://tanzil.net/#search/quran/عباد ، عباد، قرآن میں 106مرتبہ آیا ہے

[29] http://www.equranlibrary.com/tafseer/alquranalkareem/22/78

“جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ

’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو-‘‘(آل عمران،3:103)[30]

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ(49:10)[31]

"(یاد رکھو) سارے مومن (مسلمان) بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"(49:10)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں (صحیح بخاری، كتاب الإيمان #10)

سلام ، اسلام ، مسلم ، مسلمان

سلام ، مسلم ، اسلام بنیادی طور پرعربی زبان کے بنیادی، روٹ (س،ل،م) سے ہیں جو قرآن میں 16 مختلف حاصل شدہ شکل میں 140 مرتبہ استعمال ہوا ہے- قرآن میں"اسلام" آٹھ مرتبہ استعمال ہوا-

"مسلمان" مختلف طریقه سے 51 مرتبہ آیا :[مُسْلِم 39= مُسْلِمِينَ 22 إِسْلَٰم 8، مُسْلِمَٰت2، 1مُّسْلِمَة، مُسْتَسْلِمُون1].[تفصیل لنک ...]

"مُّسْلِمًا" کا اردو ترجمہ مسلمان کیا گیا ہے-[ریفرنس لنک ...]

1. مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَـٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ(آل عمران: ٦٧)

---

[30] https://tanzil.net/#3:103
[31] https://tanzil.net/#49:10

2. رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (یوسف: ۱۰۱)

3. إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّـهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الأحزاب: ۳۵)

4. عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا (التحريم: ۵)

مسلما ، مسلمون، مسلمین بھی اردو میں مسلمان ترجمہ ہے [دیکھیں لنک]

[سَلَام (اسم): أَمْن ، سَلَام (اسم): تَحِيّة، سَلَام (اسم): سِلْم]

لفظ ”سلام“ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے(الحشر 59:23) (بخاری ، کتاب الاستیذان)۔

”السلام علیکم“ کے معنی ہیں اللہ تمہارا محافظ ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس سے فرمایا:اے بیٹے جب تم اپنے گھروالوں کے پاس جاؤ تو سلام کیاکرو، یہ سلام تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہوگا۔(ترمذی ۲/۹۹)[32] عبادات میں نماز کے آخر میں اور ملاقات پرایک دوسرے کو "السلام علیکم" کہنا عبادت اور مسلم کلچر کا لازم اہم جزو ہے-

وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِناً. (النساء: ۹۳)

مفہوم: اورتم سے سلام کہے تو اسے یہ مت کہو کہ تو ایمان والانہیں۔ (النساء: 93)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہماسے مروی ہے: مسلمانوں کادستہ بنو سُلیم کے ایک آدمی سے ملا، تو اس آدمی نے مسلمانوں کو

---

[32] (ترمذی ۲/۹۹).

”السلام علیکم“ کہا، مسلمانوں نے کہا: کہ اس نے جان بچانے کے لیے مسلمانوں والا سلام کیا ہے؛ چناں چہ اسے قتل کر کے اس کی بکریاں ساتھ لے آئے، تو مذکورہ آیت نازل ہوئی۔(تفسیر ابن کثیر: ۱/۵۳۹)

اس سے معلوم ہوا کہ سلام، اسلام کی نشانی ہے اور جوشخص اسلامی سلام کرے، اسے قتل کرنا جائز نہیں؛ بلکہ اسے مسلمان تصور کیا جائے گا، اس کے دل کا حال خدا جانتا ہے، ہم نہیں جانتے۔

قرآن مجید میں یہ کلمہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور اکرام اور بشارت کے استعمال ہوا ہے اوراس میں عنایت اور محبت کا رس بھرا ہوا ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ، سَلاَمٌ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ، سَلاَمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَہَارُوْنَ، سَلاَمٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ، سَلاَمٌ عَی الْمُرْسَلِیْنَ، سَلاَمٌ عَلٰی عِبَادہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی.

اسلام

مادہ (س - ل - م) کے باب اِفعال سے لفظ ’اسلام‘ بنا ہے۔ اسلام کے لغوی معانی بچنے، محفوظ رہنے، مصالحت اور امن و سلامتی پانے اور فراہم کرنے کے ہیں۔ اسلام کا لغوی معنی خود امن و سکون پانا، دوسرے افراد کو امن و سلامتی دینا اور کسی چیز کی حفاظت کرنا ہے۔ لغت کی رو سے لفظ اسلام چار معانی پر دلالت کرتا ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

يَهْدِيْ بِهِ اللهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَه سُبُلَ السَّلٰمِ.‘(المائدة، 5:16)

”اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے۔“(المائدة، 5:16)[33]

’اسلام‘ کا دوسرا مفہوم ماننا، تسلیم کرنا، جھکنا اور خود سپردگی و اطاعت اختیار کرنا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : اِذْ قَالَ لَه رَبُّه اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَo”اور جب ان کے رب نے ان سے فرمایا : (میرے سامنے) گردن جھکا دو، تو عرض کرنے لگے :

[33] https://tanzil.net/#5:16

میں نے سارے جہانوں کے رب کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا“(البقرۃ، 2:131)[34]

’اسلام‘ میں تیسرا مفہوم صلح و آشتی کا پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا :

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً.

”اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔“(البقرۃ، 2:208)

اسی طرح ایک بلند و بالا درخت کو بھی عربی لغت میں السّلم کہا جاتا ہے۔

معانی کے لحاظ سے لغوی طور پر اسلام سے مراد امن پانا، سر تسلیم خم کرنا، صلح و آشتی اور بلندی کے ہیں۔

مسلمان :

مسلم کا مطلب ہے اللہ کا "فرمانبردار"، اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی فرقہ میں:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً ۪ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (2:208)

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجائواور شیطان کی پیروی نہ کروکیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے.(2:208)[35]

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (2:131)

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العا لمین کا "مسلم" ہو گیا" (2:131)[36]

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (2:128)

---

[34] https://tanzil.net/#2:131
[35] https://tanzil.net/#2:208
[36] https://tanzil.net/#2:131

"اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مُطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ " (2:128) [37]

حدیث نبوی میں "مسلمان" کے معنی کے لحاظ سے ارشاد ہے : ’’بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

‘‘[1. بخاری، الصحیح، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده، 1 : 13، رقم : 10، 2. مسلم، الصحیح، کتاب الایمان، باب : تفاضل الاسلام و ای اموره أفصل، 1 : 65، رقم :40]

دین اسلام اور مسلمین:

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو قبول کرنے والے افراد کو " ٱلۡمُسۡلِمِیۡنَ ،مُّسۡلِمَةً ،مُّسۡلِمُونَ،مُّسۡلِمًا ،مُسۡلِمَاتِ" کے نام سے مخاطب فرمایا- عربی زبان میں واحد مرد ہے تو "مسلم" دو "مسلم" مرد ہوں تو "مسلمان"، تین یا زیادہ جمع میں "مسلم" مرد ہوں تو "ملسمون" یا "مسلمین" ، اس کا اردو، ترجمہ "مسلمان" ہے. اس کے علاوہ اور نام جو اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں مسلمانوں لیئے جو نام پسند فرمائے ہیں ان میں"یٰایھا الذین اٰمنوا" یعنی اے ایمان والو. واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے مؤمنون یا مؤمنین اور صفاتی القاب- موجودہ مشہورمسلمان گروہوں اور فرقوں کے نام جو بزرگ فقیہ وامام ، شہر ، یا کتاب سے منسوب ہیں قرآن و سنت سے ثابت نہیں، بلکہ قرآن کی روح کے خلاف ہیں-

عربی لغت میں مسلمان کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ :"المسلم ھو مظهر للطاعة".’مسلمان وہ ہے جو سراپا اطاعت ہے‘‘- (ابن منظور،لسان العرب، مادہ مسلم ج12، ص293)

یعنی جس کا وجود اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول سے عبارت ہے- اس کے وجود میں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کا رنگ نظر آتا ہے-

---

37 https://tanzil.net/#2:128

هُوَ سَمّٰىكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَ فِىۡ هٰذَا(سورة الحج22:78)

مفهوم :"اسی اللہ۔نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم۔ہے"۔

"المسلم ھو التام الاسلام"۔''مسلمان وہ ہے جس نے خود کو اسلام میں ڈھال لیا ہے''۔ (لسان العرب)۔ یعنی جس کا وجود چلتا پھرتا اسلام ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا عملی اظہار وجود مسلم سے ہوتا ہے۔

ھو مومن بھا۔''مسلمان وہ ہے جو تعلیمات اسلام پر ایمان رکھتا ہے''۔ (لسان العرب)۔ یعنی اس کو یقین حاصل ہے کہ اسلام کا ہر عمل اور ہر امر و نہی اس کے نفع کے لئے ہے۔

"المسلم ھوا لمستسلم لامر اللہ"۔''مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے''۔ (لسان العرب)۔یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنا قول و فعل اور اخلاق و کردار بنائے۔ جو اپنے نفس امارہ کی خواہش سے اٹھنے والے حکم کو ترک کرے اور اس کے بجائے اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کردے۔

"المسلم ھوالمخلص للہ العبادۃ" ۔''مسلمان وہ ہے جو عبادت کو اللہ ہی کے لئے خالص کرلے''۔(لسان العرب)

یعنی مسلمان وہ ہے جو ایاک نعبد کا پیکر بن جائے، جو صرف اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرے۔ اس کے وجود سے عبادتِ غیر کی ہر صورت کا خاتمہ ہوجائے۔ عبادت میں اس بندے کا اخلاص بڑھتے بڑھتے اس کو ایسا کردے کہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔

مسلمان کا مطلب ہے دین اسلام کا پیروکار ہونا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک صرف وہی شخص مسلمان ہے جس کا وجود دوسروں کے لئے منبع امن و عافیت اور سر چشمہ امن و سکون ہو۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے :

’’مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان کے جان و مال اور عزتیں محفوظ رہیں۔‘‘ [بخاري، الصحيح، 1 : 13، كتاب الايمان، رقم : 10]

مسلمانوں کے صفاتی نام :

مسلمانوں کی صفتیں ہیں اور صفاتی نام بھی ہیں جیسے:

ربانی، ربٰنیون یا ربٰنیین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون وغیرہ، مزید :

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّـهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الأحزاب33:3)

مفہوم : "بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں، اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر و ثواب مہیا کر رکھا ہے۔" (الأحزاب33:3)[38]

صفاتی نام اللہ کے عطا کردہ نام "مسلمین، مسلمون" واحد مسلم کے متبادل نہیں بلکہ ایک اچھا ملسمان بننے کے لیے یہ خصوصیات ، صفات حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہییے۔ کچھ لوگ ان صفاتی ناموں کو فرقہ کا نام رکھ کر حجت کرتے ہیں کہ ہمارے فرقہ کا نام قرآن سے ثابت ہے۔ یہ جہالت کے سوا کچھ نہیں۔

[38] https://tanzil.net/#33:3

مسلمان درجات :

اللہ نے مسلمانوں کے تین بڑے گروہوں کا ذکر قرآن میں فرمایا ہے:
ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّـهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (٣٢)
پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے (قرآن 35:32)[39]
"ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ"، "مُّقْتَصِدٌ" یا " سَابِقٌ" ناموں کے فرقوں کا اسلامی تاریخ میں ذکر نہیں- "ظالم" گروہ تو تقریبا دور میں رہے ہیں- ایمان کم ، زیادہ ہوتا رہتا ہے ، اس کی اصلیت اور درجات، کا علم اللہ کو ہے-
اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کے درجات کا ذکر بھی ہے:
وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُوْلَٰٓئِكَ رَفِيقًا (4:69)
ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (سورۃ النساء،آیت 69)[40]

مسلمانوں کے صفاتی ناموں میں ، سنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی. اہل حدیث ، سلفی ، وہابی یا مزید ناموں سے مسلمان فرقے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہیں، ان کا تذکرہ اور سند نہیں-

قرآن میں اَلۡمُسۡلِمِیۡنَ (مسلمان) نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:

ارشاد باری تعالی ہے :

[39] https://tanzil.net/#35:32
[40] https://tanzil.net/#4:69

1.لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ(سورة الأنعام 6:163)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں."(سورة الأنعام 6:163)[41]

2. وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (الزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں۔" (الزمر 12)

3. وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (10:72 یونس)

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں(10:72)

4. یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ (سورة آل عمران 102)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان".(سورة آل عمران 102)[42]

5.إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ(٩١) وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ (27:92 النمل)

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اِس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اِسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں (91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں (النمل 27:92)[43]

6. وَ وَصّٰی بِہَاۤ اِبۡرٰہٖمُ بَنِیۡہِ وَ یَعۡقُوۡبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰی لَکُمُ الدِّیۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ (سورة البقرة 132)

---

41 https://tanzil.net/#6:163
42 https://tanzil.net/#3:102

43 https://tanzil.net/#27:92

"اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان ۔" (سورة البقرة 132)[44]

7. اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اھل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی.

قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَ لَا نُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡہَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ (سورة آل عمران 64)

"آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالٰی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ،نہ اللہ تعالٰی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں ،پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں."(سورة آل عمران 64)[45]

8. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیئے حکم دیا گیا مگراللہ کے حکم اور ان کی سنت کو چھوڑ کر ہم نے فرقے بنا لیے-

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (12:101)

میرا خاتمہ اسلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)

مسلمانوں نےاللہ کےعطا کردہ نام کو چھوڑ کرشیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی، اہل حدیث ، سلفی ، وہابی وغیرہ سے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑنے کا فتنہ کھڑا کر لیا ہے-

قرآن کو چھوڑنے والے بدترین علماء

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰہُعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقَی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ

[44] https://tanzil.net/#2:132
[45] https://tanzil.net/#3:64

اِلَّا رَسْمُہ، مَسَاجِدُ ھُمْ عَامِرَۃٌ وَھِیَ خَرَابٌ مِنَ الْھُدٰی عُلَمَآءُ ھُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اُدِیْمِ السْمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

" اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے۔ ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔ انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا (یعنی انہیں پر ظالم) مسلط کر دیئے جائیں گے۔" (بیہقی)

یہ حدیث اس زمانہ کی نشان دہی کر رہی ہے جب عالم میں اسلام تو موجود رہے گا مگر مسلمانوں کے دل اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوں گے، کہنے کے لئے تو وہ مسلمان کہلائیں گے مگر اسلام کا جو حقیقی مدعا اور منشاء ہے اس سے کو سوں دور ہوں گے۔ قرآن جو مسلمانوں کے لئے ایک مستقل ضابطۂ حیات اور نظام علم ہے اور اس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی کے لئے راہ نما ہے۔ صرف برکت کے لئے پڑھنے کی ایک کتاب ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہاں " رسم قرآن" سے مراد یہی ہے کہ تجوید و قرأت سے قرآن پڑھا جائے گا، مگر اس کے معنی و مفہوم سے ذہن قطعاً نا آشنا ہوں گے، اس کے اوامر و نواہی پر عمل بھی ہوگا مگر قلوب اخلاص کی دولت سے محروم ہوں گے۔

مسجدیں کثرت سے ہوں گی اور آباد بھی ہوں گی مگر وہ آباد اس شکل سے ہوں گی کہ مسلمان مسجدوں میں آئیں گے اور جمع ہوں گے لیکن عبادت خداوندی، ذکر اللہ اور درس و تدریس جو بناء مسجد کا اصل مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔

اسی طرح وہ علماء جو اپنے آپ کو روحانی اور دنی پیشوا کہلائیں گے۔ اپنے فرائض منصبی سے ہٹ کر مذہب کے نام پر امت میں تفرقے پیدا کریں گے، ظالموں اور جابروں کی مدد و حمایت کریں گے۔ اس طرح دین میں فتنہ و فساد کا بیج بو کر اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کریں گے- (مشکوۃ شریف ۔ جلد اول ۔ علم کا بیان ۔ حدیث 263)[46]

افتراق کی سبب دو چیزیں ہیں، عہدہ کی محبت یا مال کی محبت۔ سیدنا کعب بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ماذئبان جائعان أرسلا في غنم بأفسد لها من حرص المرء على المال و الشرف لدينہ“ دو بھوکے بھیڑئیے ، بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا مال اور عہدہ کی حرص کرنے والا اپنے دین کے لئے نقصان دہ ہے۔ (الترمذی:2376 وھو حسن)[47]

فرقہ واریت :

مسلمان کئی فرقوں میں بٹ چکے ہیں اگرچہ ان کی اکثریت اسلام کے بنیادی عقائد اور عبادات پر متفق ہے مگر فروعی اختلافات کی شدت نے نفاق کے بیج اس طرح بو دیئےہیں کہ انتشار دن بدن متشدت اوراضافہ پزیرہے- اس معاملہ میں اسلام دشمن قوتیں بھی ملوث ہیں مگر ان کو جواز وہ مسلمان مہیا کر رہے ہیں جودشمنان اسلام کے ہاتھ نادانستہ طور پرکھلونا بن چکے ہیں-

قرآن پر سب مسلمانوں کا ایمان ہے، جس کو سب مسلمان مکمل طور پر کلام اللہ تسلیم کرتے ہیں، جو مسلم کا نام دیتا ہے اور قرآن وہ اللہ کی مظبوط رسی ہے جس کو اللہ تعالی مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیتا ہےاور یہی تفرقہ کے خلاف موثر ترین ڈھال ہے-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّـهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ (١٠٢) وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّـهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ(3:103)

---

[46] http://www.equranlibrary.com/hadith/mishkaat/1672/263 (مشکوۃ 263)

[47] (الترمذی:۲۳۷۶ وھو حسن) http://www.equranlibrary.com/hadith/tirmadhi/1743/2376

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو (102) سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو (3:103)[48]

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّـهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ (الأعراف7:30)

"ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہوچکی۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنا لیا اور سمجھتے (یہ) ہیں کہ ہدایت یاب ہیں" (الأعراف7:30)

فروعی اختلافات اور عدم برداشت :گروہی تعصب اور فرقہ واریت کو پیدا کرنے والی سب سے بنیادی وجہ یہہ ہے کہ لوگ اصل چیزوں کو چھوڑ کر یا غیر اہم سمجھ کر فروعیات کو دعوت اور بحث مباحث کا موضوع بنالیتے ہیں۔مثلا نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد 'امین' با آواز یا آهستہ کہنا، رفع یدین ، مختلف معاشرتی ، کلچرل نیم مذہبی ایونٹس کو بدعات قرار دے کر دشنام ترازی ، قدیم مقدس مذہبی شخصیات کی فقہی اختلاف کی وجہ سے توہین کرنا،خود ہی فیصلہ کر لینا کہ صرف ہم حق پر ہیں اور دوسرے باطل 72فرقوں میں شامل جہنمی،مخالفین پر کفر کے فتوے لگانا وغیرہ جس پر با آسانی قابو پایا جا سکتا ہے۔

[فرقہ واریت کی وجوہات کی تفصیل اس لنک پر : http://salaamone.com/why-sectarianism]

فرقہ واریت اورشرک:

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (٣١) مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (٣٢سورة الروم)

(قائم ہو جاؤ اِس بات پر) اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے، اور ڈرو اُس سے، اور نماز قائم کرو، اور نہ ہو جاؤ اُن مشرکین میں سے جنھوں نے اپنا اپنا دین الگ بنا لیا ہے اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں،

---

48 https://tanzil.net/#3:103, https://tanzil.net/#7:30

ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہے (سورة الروم 32)[49]

تفسیر:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، پچھلی آیت میں انسان کی فطرت کو قبول حق کے قابل اور مستعد بنانے کا ذکر تھا۔ اس آیت میں اول قبول حق کی صورت یہ بتلائی گئی کہ نماز قائم کریں کہ وہ عملی طور پر ایمان و اسلام اور اطاعت حق کا اظہار ہے اس کے بعد فرمایا وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، یعنی شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوجاؤ جنہوں نے اپنی فطرت اور قبول حق کی استعداد سے کام لیا، آگے ان کی گمراہی کا ذکر ہے۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا، یعنی یہ مشرکین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین فطرت اور دین حق میں تفریق پیدا کردی، یا یہ کہ دین فطرت سے مفارق اور الگ ہوگئے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مختلف پارٹیوں میں بٹ گئے۔

شیعاً شیعہ کی جمع ہے، ایسی جماعت جو کسی مقتداء کی پیرو ہو، اس کو شیعہ کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ دین فطرت تو توحید تھا جس کا اثر یہ ہونا چاہئے تھا کہ سب انسان اس کو اختیار کر کے ایک ہی قوم ایک ہی جماعت بنتے مگر انہوں نے اس توحید کو چھوڑا اور مختلف لوگوں کے خیالات کے تابع ہوگئی اور انسانی خیالات اور رایوں میں اختلاف ایک طبعی امر ہے، اس لئے ہر ایک نے اپنا اپنا ایک مذہب بنا لیا، عوام ان کے سبب مختلف پارٹیوں میں بٹ گئے اور شیطان نے ان کو اپنے اپنے خیالات و معتقدات کو حق قرار دینے میں ایسا لگا دیا کہ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ، یعنی ان کی ہر پارٹی اپنے اپنے اعتقادات و خیالات پر مگن اور خوش ہے اور دوسروں کو غلطی پر بتاتی ہے حالانکہ یہ سب کے سب گمراہی کے غلط راستوں پر پڑے ہوئے ہیں۔
(معارف القرآن)

49 https://tanzil.net/#30:32

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّـهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَـٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (سورة التوبة 9:31)

انہوں (اہل کتاب) نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں (سورة التوبة 9:31)[50]

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عدی بن حاتم، جو پہلے عیسائی تھے، جب نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے تو انہوں نے منجملہ اور سوالات کے ایک یہ سوال بھی کیا تھا کہ اس آیت میں ہم پر اپنے علماء اور درویشوں کو خدا بنا لینے کا جو الزام عائد کیا گیا ہے اس کی اصلیت کیا ہے۔ جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ واقعہ نہیں ہے کہ جو کچھ یہ لوگ حرام قرار دیتے ہیں اسے تم حرام مان لیتے ہو اور جو کچھ یہ حلال قرار دیتے ہیں اسے حلال مان لیتے ہو ؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ تو ضرور ہم کرتے رہے ہیں۔ فرمایا بس یہی ان کو خدا بنا لینا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کی سند کے بغیر جو لوگ انسانی زندگی کے لیے جائز و ناجائز کی حدود مقرر کرتے ہیں وہ دراصل خدائی کے مقام پر بزعم خود متمکن ہوتے ہیں اور جو ان کے اس حق شریعت سازی کو تسلیم کرتے ہیں وہ انہیں خدا بناتے ہیں۔

یہ دونوں الزام، یعنی کسی کو خدا کا بیٹا قرار دینا، اور کسی کو شریعت سازی کا حق دے دینا، اس بات کے ثبوت میں پیش کیے گئے ہیں کہ یہ لوگ ایمان باللہ کے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ خدا کی ہستی کو چاہے یہ مانتے ہوں مگر ان کا تصور خدائی اس قدر غلط ہے کہ اس کی وجہ سے ان کا خدا کو ماننا نہ ماننے کے برابر ہوگیا ہے۔ (تفہیم القرآن)

[50] https://tanzil.net/#9:31

فرقہ واریت میں اگر لوگ اپنے فرقہ کے عالم یا امام کے اقوال جو قرآن و سنت سے ماورا ، یا اختلاف میں ہوں، ان کو شریعت مان لیں تو یہ کفر اور شرک بن جاتا ہے ، جو کہ اہل کتاب کے علماء میں رواج تھا ..

فرقہ بنانا مشرکوں کی خاصیت ہے ، مسیحی اور یہودیوں نے بہت فرقے بنا لیے ... مسلمانوں کو مشرکوں کی طرح فرقہ بازی سے منع فرمایا گیا ہے فرقہ واریت کا راستہ شرک اصغر سے شرک اکبر کی طرف جاتا ہے ...

ہم دیکھتے ہیں کہ ماسوائے 4 بڑے گروپ, حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کو کافر یا گمراہ نہیں کہتے، احترام کرتے ہیں ۔۔۔ مگر باقی گروہ دوسروں کو گمراہ کہتے ہیں ..

یہ نام حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی ان بزرگوں نہیں دیے بلکہ لوگوں نے رکھ لیے .. جو مناسب نہیں ہے-- فقہی اختلاف ممکن ہے مگر قرآن نے 45 مرتبہ "مسلمان " کا نام عطا فرمایا .. جو کافی ہے -

ایک حدیت کا مفہوم .. کہ جب مسلمان دوسرے کو کافر کہتا ہے اور اگر وہ کافر نہی۔ تو یہ کفر اسی کہنے والے پر واپس پلٹتا ہے .. اور وہ کفر کا شکار بن جاتا ہے ..

جو علم کے طالب ہیں مکمل تحقیق پڑھ سکتے ہیں ....
https://salaamone.com/sectarianism-islam/

علم دین اسلام کے ماخذ یا مصادر صرف تین ہیں باقی زائد (extra) ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ: آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ فضل . رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه

ترجمہ:

عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:” علم تین ہیں:

1)آیت محکمہ اور
2)سنت ثابتہ اور
3)فریضہ عادلہ[51]

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 239، رواہ ابوداؤد (2558) و ابن ماجہ (54) الذھبی فی تلخیص المستدرک (۴/ ۳۳۲)[52]

*سنت اور حدیث دو علیحدہ چیزیں ہیں ، عمومی طور پر عام مسلمان کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ یہ ایک بات ہے جو کہ درست نہیں - رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں فرق رکھا -

امام سیوتی نے متواتر 113 احادیث شمار کیں جن میں ہر درجہ پر دس راوی ہیں ، زیادہ احکام عبادات سے متعلق) یہ سنت کے قریب تر ہیں- باقی ہزاروں "احد" احادیث کو "اصول حدیث" پر پرکھنے سے ان کی حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے -تحقیق کے بغیر آنکھیں بند کرکہ قبول کرنا گمراہی کا سبب ہو سکتا ہے-

تمام جھگڑے، فرقے، فساد ، فتنہ ، قرآن کی محکم آیات (3:7) کو چھوڑ کر دوسری غیر محکم آیات سے تاویلیں کے زور پر عقائد و نظریات نکالنے کی بدعة پر کھڑے ہیں ، جو باطل ہیں، کوئی بھی چیک کر سکتا ہے دلیل مانگ کر۔ کسی لقمان، ارسطو، آئین سٹائین کی ضرورت نہیں۔ جب دلیل ، آیت قرآن محکم ہو تو اسے تشریح کی ضرورت نہیں ہوتی، عام عقل common sense کافی ہے جس کا استعمال common نہیں-

---

51 اس علم کو علم الفرائض کہا جاتا ہے۔فرائض: فریضہ کی جمع ہے جو فرض سے ماخوذ ہے۔ فرض کے لغوی معنی مقرر کرنے کے ہیں، اس لیے کہ اس علم میں ورثاء کے حصے مقرر شدہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا فریضۃ وہ مقرر حصہ ہے جو شریعت نے مستحق شخص کے لیے مقرر کیا ہے۔ علم فرائض کی تعریف یوں کی جاتی ہے:"فقہ و حساب سے متعلق ان اصولوں کو جاننا جن کے ذریعے سے ترکہ میں سے وارثوں کے حصے معلوم ہوں۔" /https://shamilaurdu.com/book/fiqhi-ahkam-o-masail-jild-02/186

52 (حدیث قرآن کے مطابق ہو تو اس کا درجہ صحیح ہو تا ہے اور مخالف ہو تو ضعیف تفہیم القرآن ، نوٹ 1 سورہ حج آیات 1)

قرآن ، اسلام اور مسلمان

قرآن مجید اور سنت اسلام کی بنیاد ہے- قرآن پر عمل سے فرقہ واریت کا سد باب کیا جاسکتا ہے- قرآن کی ہر آیات اہم ، قابل غور و فکر و عمل ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (٧٣ الفرقان)

اور جب انہیں ان کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ بہرے اور اندھے ہوکر ان پر گر نہیں پڑتے (بلکہ ان میں غور و فکر کرتے ہیں)- (الفرقان25:73)[53]

قرآن کے متعلق اللہ نے واضح کر دیا کہ :

1- قرآن مجید رب العالمین کا نازل کردہ کلام حق ہے (آل عمران 3:60)

قرآن کا تعارف قرآن سے .....[54]، [55]

2. قرآن سے ملنے والا علم وہ حق ہے جس کے مقابلے میں ظن و گمان کوئی حیثیت نہیں رکھتا- (النجم 53:28)

3. قرآن مجید کلام الٰہی ہے اور اس کے کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں- یہ اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے- (البقرہ 2:2)

4. اس کلام کو اللہ نے نازل کیا ہے اور وہی اس کی حفاظت کرے گا-(الحجر15:9)

5..قرآن ایسا کلام ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں جو بالکل سیدھی بات کرنے والا کلام ہے (الکہف 18:1,2)

6.قرآن کو واضح عربی کتاب کہا گیا کہ لوگ سمجھ سکیں (یوسف18:1,2)-

7 - باطل نہ اس کلام کے آگے سے آ سکتا ہے نہ پیچھے سے- (الفصلت 41:42)

---

[53] https://tanzil.net/#25:73
[54] https://quran1book.blogspot.com/2020/06/quran-intro.html
[55] https://quran1book.blogspot.com/2020/06/verses.html

8. یہ کتاب میزان ہے۔ یعنی وہ ترازو ہے جس میں رکھ کر ہر دوسری چیز کی قدر وقیمت طے کی جائے گی۔ (الشوریٰ42:17)

9۔ یہ کتاب فرقان یعنی وہ کسوٹی ہے جو کھرے اور کھوٹے کا فیصلہ کرتی ہے۔(الفرقان 25:1)

10۔ تمام سلسلہ وحی پر مہیمن یعنی نگران ہے۔ (المائدہ5:48)

11۔ قرآن کریم لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کرنے کے لیے اتاری گئی ہے۔ (البقرہ2:213)

12۔ یہی وہ کتاب ہدایت ہے جس کو ترک کر دینے کا مقدمہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخاطبین کے حوالے سے پیش کریں گے۔ (الفرقان25:30)

قرآن کو 'حدیث' بھی کہا گیا:

1. فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ(المرسلات 77:50)

اب اِس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام (حدیث) ایسا ہو سکتا ہے جس پر یہ ایمان لائیں؟ (المرسلات 77:50)

2.فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (الأعراف 7:185)

پھر(قرآن) کے بعد کس حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے (الأعراف 7:185)

3.تِلْكَ آيَاتُ اللَّـهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّـهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ(الجاثية45:6)

یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو بالکل سچی پڑھ کر سناتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے، (الجاثية45:6)

4 .فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ (الطور 52:34)

اگر یہ اپنے اِس قول میں سچے ہیں تو اِسی (قرآن کی) شان کا ایک کلام بنا لائیں (الطور 52:34)

مزید تفصیل ......(لنک[56]).

قرآن کی عظمت، آیات کا منکر اورعذاب

اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں قرآن مجید کی حیثیت بیان کی ہے- جو کچھ قرآن مجید کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے وہ کسی دوسری چیز کے بارے میں نہیں کہا۔ قرآن مجید کے سوا کسی اور مذہبی کتاب، کسی پیغمبرسے منسوب کلام، کسی عالم اور محقق کی رائے کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس طرح کی کوئی بات نہیں کہتے۔ اس لیے جو کوئی بھی قرآن کی آیات مبارکہ کے بارے میں شک شبہ ، تامل کرے ، اگر مگراورتاویلوں سے ان کو بے اثر کرنے کی کوشش کرے, انکار کرے تو وہ اچھی طرح سمجھ لے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کی جرأت کر رہا ہے۔ اصحاب سبت کا واقعہ ایک سبق ہے- (قرآن 2:65,66 ,7:163,166).

1.وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ (٧) يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّـهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖفَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (الجاثية45:7)

ہر سخت جھوٹے گناہگار کے لیے تباہی ہے (7) جو آیات الٰہیٰ سنتا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر نا حق تکبر کی وجہ سے اصرار کرتا ہے گویاکہ اس نے سنا ہی نہیں پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو (الجاثية45:8)[57]

2.هَـٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ (الجاثية45:11)

"یہ (قرآن) تو ہدایت ہے اور جو اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے"(الجاثية45:11)

3. لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّـهِ [کلمات اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ہے] (یونس 10:64)[58]

[56] https://quran1book.blogspot.com/2020/06/verses.html
[57] https://tanzil.net/#45:8
[58] https://tanzil.net/#10:64

أَطِيعُوا الرَّسُولَ

اللہ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت[59] کا حکم بھی دیا ہے (أَطِيعُوا الرَّسُولَ)[60]

وَمَآاَرْسَلْنَامِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (قرآن 4:64)

"اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے" (قرآن 4:64)[61]

إِنَّ اللَّـهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (٥٦)

اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو (33:56)

1. قُلْ أَطِيعُوا اللَّـهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّـهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (آل عمران: ٣٢)
2. وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (آل عمران: 132)
3. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّـهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّـهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء: 59)
4. وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (المائدة: 92)
5. يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّـهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّـهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (الأنفال: 1)
6. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ (الأنفال: ٢٠)

---

[59] https://tanzil.net/#search/quran/أَطِيعُوا%20اللَّـهَ
[60] https://quran1book.blogspot.com/2020/06/last-book-messenger.html
[61] https://tanzil.net/#4:64, https://tanzil.net/#33:56

7. وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّـهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الأنفال: ٤٦)

8. قُلْ أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (النور: ٥٤)9. وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (النور: ٥٦)

10. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ (محمد: ٣٣)

11. أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّـهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّـهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (المجادلة: ١٣)

12. وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (التغابن: ١٢)

کلام اللہ پرایمان عمل مسلمان پرفرض ہے:

1.وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ (قرآن 2:256)

ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی (قرآن 2:256)

2.وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا (قرآن18:27)

اور اپنے پروردگار کی کتاب جو تمہارے پاس بھیجی جاتی ہے پڑھتے رہا کرو۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور اس کے سوا تم کہیں پناہ کی جگہ بھی نہیں پاؤ گے(قرآن18:27)[62]

3.وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا (قرآن18:28)

اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہا نہ ماننا (قرآن18:28)

---

[62] https://tanzil.net/#18:27

4.وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (قرآن25:73)
"اور جب انہیں ان کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ بہرے اور اندھے ہوکر ان پر گر نہیں پڑتے (بلکہ ان میں غور و فکر کرتے ہیں)۔ (قرآن25:73)

قرآن میں یہود کے اصحاب سبت کا ذکر ہے (الاعراف 7:163,166)،[63] حق تعالیٰ نے یہود پر ہفتہ کے دن شکار کرنا حرام کیا تھا۔ باشندگان ایلہ کو عدول حکمی اور نافرمانی کی عادت تھی۔ خدا کی طرف سےسخت آزمائش ہونے لگی کہ ہفتہ کے دن دریا میں مچھلیوں کی بےحد کثرت ہوتی۔ جو سطح دریا کے اوپر تیرتی تھیں باقی دنوں میں غائب رہتیں۔ ان لوگوں سے صبر نہ ہو سکا۔ صریح حکم الٰہی کے خلاف حیلے کرنے لگے۔ دریا کا پانی کاٹ لائے جب ہفتہ کے دن مچھلیاں ان کے بنائے ہوئے حوض میں آ جاتیں تو نکلنے کا راستہ بند کر دیتے اور اگلے دن اتوار کو جا پکڑ لاتے۔ تاکہ ہفتہ کے دن شکار کرنا صادق نہ آئے۔ گویا اس حرکت سے معاذ اللہ خدا کو دھوکا دینا چاہتے تھے۔ آخر دنیا ہی میں اس کی سزا بھگتی کہ مسخ کر کے ذلیل بند بنا دیے گئے اس سے ظاہر ہوا کہ **حیلہ سازی اور مکاری اللہ کے آگے پیش نہیں جاتی۔**
سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور (قرآن)[64] کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل گیا ہے ، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں (قرآن 7:157)[65]
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ (20- طہ 123)[66]

[63] https://tanzil.net/#7:163
[64] https://tanzil.net/#5:15
[65] https://tanzil.net/#7:157
[66] https://trueorators.com/quran-tafseer/20/123

ترجمہ جس آدمی نے میری ہدایت (یعنی قرآن) کی پیروی کی نہ وہ دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) بدبخت ہوگا (20- طہ 123)-

قرآن کے بغیر گمراہی

"اللہ کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے، جو اسے پکڑے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوجائے گا۔" (صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6227)[67]

’’جو شخص غیر قرآن میں ہدایت کا متلاشی ہوگا اللہ اس کو گمراہ کردے گا، وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی ایک مضبوط رسی ہے اور وہ ایک محکم اور مضبوط ذکر ہے اور وہ ایک سیدھا راستہ ہے ...‘‘(رواہ حضرت علیؓ، ماخوز، ترمذی 2906)

نبی کریم ﷺ نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت فرمائی تھی(قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.)[68]۔ (البخاری: حدیث نمبر: 5022)

ابوہریرہ ؓسے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انبیاء میں سے کوئی نبی ایسا نہیں جن کو کچھ نشانیاں (یعنی معجزات) نہ دئیے گئے ہوں جن کے مطابق ان پر ایمان لایا گیا (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) انسان ایمان لائے اور مجھے جو بڑا معجزہ دیا گیا وہ قرآن مجید ہے جو اللہ نے میری طرف بھیجا، پس میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن شمار میں تمام انبیاء سے زیادہ پیروی کرنے والے میرے ہوں گے۔ [صحیح بخاری: حدیث نمبر: 7274][69]

خطبہ حج الوداع ہزاروں مومنین ۓ سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"... اور تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں میں ایسی چیز کہ اگر تم اسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب [صحیح مسلم 2950، ابی داوود 1905][70]

---

67 http://www.equranlibrary.com/hadith/muslim/1705/6227

68 https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?tarqeem=1&bookid=1&hadith_number=5022

69 https://islamicurdubooks.com/hadith/mukarrat-.php?hadith_number=7274&bookid=1

70 https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?tarqeem=1&bookid=3&hadith_number=1905

[ایک دوسری حدیث میں قرآن و سنت کا ذکر ہے]
"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی وحی چھوڑی وہ سب دو دفتیوں کے درمیان (قرآن مجید کی شکل میں) محفوظ ہے" [ماخوز البخاری، حدیث: 5019]

حضرت علی ؓ نے فرمایا : اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو (زمین) چیر کر (نکالا) اور جس نے روح کو پیدا کیا ' مجھے تو کوئی ایسی وحی معلوم نہیں (جو قرآن میں نہ ہو) [ماخوز البخاری, حدیث: 3047][71]

ہدایت کے لئے قرآن پر قائم رہو:

حضرت عمر(رضی اللہ) نے فرمایا : " -- اور یہ کتاب اللہ موجود ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کو دین و سیدھا راستہ بتلایا پس اسے تم تھامے رہو تو ہدایت یاب رہو گے۔ یعنی اس راستے پر رہو گے جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو بتلایا تھا۔[72][ماخوز، البخاری: 7269]

جب حضرت ابو بکرصدیقؓ (رضی اللہ) مسند خلافت پر جلوہ آرا ہوئے تو آپ نے ایک دن ایک مجمع عام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:
"تم لوگ آج حدیث میں اختلاف رکھتے ہو آئندہ یہ اختلاف بڑھتا چلا جائے گا اس لئے تم آنحضرت سے کوئی حدیث روایت نہ کرو۔ اگر کوئی پوچھے تو کہو کہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔ جو اس نے جائز قرار دیا اسے جائز سمجھو" (تذکرۃ الحفاظ ذہبی ص 3)

رسول اللہ ﷺ کا کردار قرآن تھا

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾

[71] https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?bookid=1&hadith_number=3047
[72] https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?tarqeem=1&bookid=1&hadith_number=7269

در حقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ تھا، ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے (قرآن؛33:21)[73]

عن قتادة قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ (عائشة) أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ

میں نے کہا: ام المومنین، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کے بارے میں بتایئے۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں. اس پر انہوں نے کہا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کردار قرآن تھا۔ [746 صحیح مسلم[74] کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض]

یعنی جو حدیث قرآن کے خلاف ہو وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔

قرآن و حدیث

قرآن وہ کتاب ہے جو دعوی کرتی ہے کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں:

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ

قرآن اسلام کا بنیادی اہم ترین ماخذ ہے، اس کی آیات محکمات پھر سنت[75]، اضافی ماخذ میں احادیث ہیں، ان کے درجات اور تشریح پرفقہی اختلافات فرقہ واریت کی ایک وجہ ہیں- واضح رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب یا حیثیت کو کسی پہلو سے کم کرنے کی کوئی جسارت قابل قبول نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی دین کا ماخذ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کی ہوئی ہر چیز قرآن ہی کی طرح حجت ہے۔ لیکن آپ نے جو دین قرآن

---

[73] https://tanzil.net/#trans/ur.maududi/33:21

[74] ibid-

[75] (مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 239، رواہ ابوداؤد (2558) و ابن ماجہ (54) الذھبی فی تلخیص المستدرک (۴/ ۳۳۲)

کی طرح اجماع و تواتر سے ہم تک منتقل کیا ہے وہ سنت یا دین کا عملی ڈھانچہ ہے۔ باقی جو ذخیرہ حدیث ہمارے سامنے موجود ہے وہ بڑا قیمتی ہے مگر اسے لوگوں نے اپنی صوابدید پر جتنا چاہا اور جس نے چاہا آگے منتقل کیا۔ صحابہ اکرام کا اس پر اختلاف تھا پھر اجماع خلفاء راشدین و صحابہ[76] یہ ہوا کہ کتاب حدیث نہیں[77] کی جایے گی صرف ایک کتاب اللہ قرآن[78] کافی ہے[79]- احدیث کو حفظ و بیان و سماع سے منتقل کیا گیا- اس کی حفاظت کا وعدہ اور اہتمام نہ اللہ نے کیا، نہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اہتمام کیا نہ خلفائے راشدین نے خود یہ کام باہتمام کیا نہ اپنی حکومت کے ذریعے سے اس حوالے سے ایسا کوئی کام کیا جیسا انھوں نے حفاظت قرآن کے لیے کیا تھا۔ یہ ایک ناقابل ترید تاریخی حقیقت ہے۔

حدیث

حدیث حدیث کا لفظ تحدیث سے اسم ہے، تحدیث کے معنی ہیں:خبر دینا ہو الاسم من التحدیث، و ہو الاخبار۔ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی بعثت سے قبل عرب حدیث بمعنی اخبار (خبردینے) کے معنی میں استعمال کرتے تھے، مثلاً وہ اپنے مشہور ایام کو احادیث سے تعبیر کرتے تھے، اسی لیے مشہور الفراء نحوی کا کہنا ہے کہ حدیث کی جمع احدوثہ اور احدوثہ کی جمع احادیث ہے، لفظ حدیث کے مادہ کو جیسے بھی تبدیل کریں اس میں خبر دینے کا مفہوم ضرور موجود ہو گا، اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے وجعلناہم احادیث،[سورة المؤمنون:44] فجعلناہم احادیث،[سورة السبا:19] اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا،[سورة الزمر:23] فلیاتو حدیث مثلہ،[سورة الطور:34] بعض علما کے نزدیک لفظ حدیث میں جدت کامفہوم پایا جاتاہے، اس طرح حدیث قدیم کی ضد ہے، حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:-

---

76 https://quran1book.blogspot.com/2020/06/4caliphs.html
77 https://quran1book.blogspot.com/2020/06/hadith.html
78 https://quran1book.blogspot.com/2020/06/verses.html
79 https://quran1book.blogspot.com/2021/06/Hadith-Set.html

المراد بالحدیث فی عرف الشرع مایضاف الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،وکانہ ارید بہ مقابلۃ القرآن لانہ قدیم. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے اقوال کو حدیث کا نام دیا ہے،آپ ہی نے یہ اصطلاح مقرر فرمائی، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ابوہریرہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ کی شفاعت کی سعادت کس کو نصیب ہوگی آپ نے جوابًا فرمایا ابو ہریرہ سے پہلے کو ئی شخص مجھ سے اس حدیث کے بارے میں سوال نہیں کرے گا کیونکہ وہ طلب حدیث کے بہت حریص ہیں-[صحیح البخاری 8/148]

حدیث لفظ (ح د ث) روٹ سے نکلا ہے جو قرآن میں 36 مرتبہ حاصل شدہ الفاظ میں آیا ہے-

28 مرتبہ (حَدِيث) statement, a conversation, talk, the narratives,narrations, tales,for a conversation, story

3 مرتبہ (يُحْدِثُ) to cause, to bring about,

3 مرتبہ (تُحَدِّثُ)، to report, to narate

2 مرتبہ will bring about, cause, present

2 مرتبہ (مُحْدَث) ، new, modern.

قرآن میں قرآن کو "حدیث"بھی کہا گیا ہے[80]-

مروجہ شرعی اصطلاح میں ہر وہ قول ،فعل، تقریر یا صفت جوحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو حدیث کہلاتی ہے۔ علم حدیث اس علم کو کہتے ہیں جس کے تحت پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرامین کو محفوظ کیا گیا اور ان فرامین کی صحت کے بارے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ "مُحَدِّث" وہ شخص جو علم حدیث میں روایۃ درایۃ مشغول ہوااور کثیر روایات اور ان کے راویوں کے حالات پر مطلع ہو-

مزید پڑھیں : علم حدیث , فرقہ واریت اورقران – تحقیقی مضامین

[80] https://quran1book.blogspot.com/2020/06/verses.html

کتابت حدیث:

کتابت حدیث کی ممانعت تھی لیکن مشہور وجہ یہ نہیں کہ تاکہ احادیث قرآن کریم کے ساتھ مکس نہ ہوجائے(حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ) 7 حجرہ کو اسلام میں داخل ہوے جونزول قرآن کے آخری تین سال تھے اور انکی روایات میں ممانعت حدیث ہے ، بلکہ وجہ جو رسول اللہ ﷺ نےفرمائی جس کی روایات میں وضاحت موجود ہے کہ پہلی اقوام کتاب اللہ تعالی کے علاوہ کتب لکھ کر گمراہ ہو گیئں، اس لئے صرف قرآن کی کتابت کی اجازت تھی کچھ صحابہ کو حفظ کی کمزوری پر اجازت ملی اور بہت کو انکار ہوا - صحابہ کرام[81]، ہزاروں احدیث کے راوی صحابہ حضرت ابو ہریرہ، عبدللہ بن عبّاس ، عبدللہ بن مسعود ، عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت، ابو سعید خضری (رضی اللہ عنہم) نے مرتے دم تک خلفاء راشدین کی سنت پر رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں مکمل عمل کیا (تفصیل ملاحضہ فرمائیں لنکس: [82]، [83]،[84]،[85]،[86])

یہ بہت اہم اور طویل موضوع ہے، مکمل تحقیق کا مطالعہ ضروری ہے اس لنک پر[87] ....

قران کی طرح احادیث کی کتابت کا اہتمام خلفاء راشدین اور ان کے بعد کی صدی تک کے حکمرانوں نے نہ کیا- امام مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حدیثیں یا ان کی کتابیں لکھنے کا ارادہ کیا، پھر فرمایا کتاب اللہ کے ساتھ کوئی کتاب تحریر نہیں ہوسکتی- حضرت عمر فاروق رضی اللہ نے سختی سے احادیث کو لکھنے سے منع فرمایا[88] ، جس پر بعد میں بھی کوئی تبدیلی نہ ہوئی- یہ خلفاء راشدین کی اجماعی سنت[89] بن گیی جس پر عمل، دانتوں سے

---

81 https://quran1book.blogspot.com/2021/11/HadithBan-Sahabh.html
82 https://quran1book.blogspot.com/2020/06/hadith.html
83 https://quran1book.blogspot.com/2021/06/Hadith-Set.htm
84 https://quran1book.blogspot.com/2021/11/Fundamental-Hadiths.html
85 https://quran1book.blogspot.com/2020/06/hadith-talmud.html
86 https://quran1book.blogspot.com/2020/10/hadith-ban.html
87 https://quran1book.blogspot.com/2020/06/frontpage.html
88 https://quran1book.blogspot.com/2020/08/narrative.html
89 https://quran1book.blogspot.com/2020/06/4caliphs.html

پکڑنے کی وصیت[90] رسول اللہ ﷺ نے فرمائی جس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا یہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی نا فرمانی ہے- ان کا قول "القرآن حسبنا کتاب اللہ" (ہمارے لیے تو اللہ کی کتاب بس کافی ہے)(صحیح بخاری # 4432)، بہت مشہور ہے-
رسول اللہ ﷺ نے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنے کا حکم دیا ہے (سنن ابی داود ، کتاب السنة ، باب لزوم السنة). رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر ہی کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا۔ نام لے کر صرف یہ دو صحابی ہی ہیں جن کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے-(صحیح ابن ماجہ#۹۷،و انظر الحدیث ٤٠٦٩ ، صحیح الصحیحہ ۱۲۳۳، و تراجیع البانی ۳۷۷، سنن ترمزی #۳۸۰۵).
حضرت عمر رضی اللہ کے اصرار پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ کے دور میں قرآن کی سرکاری سرپرستی اور اہتمام سے جمع کیا گیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ کے دور میں سرکاری اہتمام سے قرآن کے نسخوں کی اشاعت ہو گئی (ریفرنس: [91]تدوین قرآن مجید) مگرپھر بھی کسی حکمران نے پہلی صدی میں احادیث کو اکٹھا کر کہ کتابی شکل نہ دی[92]- ان کے نزدیک کتاب اللہ ، قرآن کی اہمیت اتنی زیادہ تھی کہ کسی اور کتاب سے قرآن پر توجہ کم ہونے کا امکان تھا ، جیسا کہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ لوگوں نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا .... اور قرآن کو ترک کر دینے کا مقدمہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخاطبین کے حوالے سے پیش کریں گے:
وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان25:30)
"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان:25:30)[93]

[90] https://quran1book.blogspot.com/2020/05/Last-Will.html
[91] https://quransubjects.blogspot.com/2021/07/compilation.html
[92] [ریفرنس : کتابت حدیث کی تاریخ – نخبة الفکر – ابن حجرالعسقلانی – ایک علمی جایزہ]
[93] https://quran1book.blogspot.com/2021/09/Quran-Neglected.html

اب قرآن بھی موجود ہے اور احادیث بھی لیکن مسلمہ حقائق سے صرف نظر بھی نہیں کیا جاسکتا۔

علم الحدیث کے سنہری اصول

قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اور احادیث سے "علم الحدیث کے سات سنہری اصول (علم الحدیث سبع قواعد ذهبية)" مرتب کیئے ہیں جن کی بنیاد پر علم حدیث سے استفادہ کیا جا سکتا ہے[94]:

علم الحدیث کے سنہری اصول : https://bit.ly/Hadith-Basics

قرآن ، اسلام، مسلمان - دین آیات

قرآن مجید کی وہ حیثیت مان لی جائے جو اللہ تعالیٰ نے خود بیان کی ہے۔ یعنی یہ حکم ہے جو ہر اختلاف کا فیصلہ کرنے آئی ہے، یہ میزان ہے، فرقان ہے، یہ الحق ہے، کتاب محفوظ ہے، باطل کی دراندازی سے پاک ہے، تمام سلسلہ وحی پر نگراں ہے، صاف، واضح، سیدھی اور روشن ہدایت ہے۔ اس کے بعد ہر مذہبی معاملہ قرآن کی آیات محکمات روشنی میں سمجھا جائے گا ۔ اس کا امکان ختم ہو سکتا ہے کہ دس لوگ قرآن کی آیات محکمات کےدس مختلف مفاہیم بیان کریں۔ زبان وبیان کے مسلمہ دلائل کی روشنی میں غلطی کو واضح کیا جا سکتا ہے۔

جب قرآن کی آیات محکمات[95] کو چھوڑ کر دوسری آیات سے اہم عقائد و نظریات ، اصول حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو مختلف لوگ مطلب نکالتے ہیں جو فرقہ واریت کا سبب ہے- ایک گروہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ غیر اللہ کو پکارنا، مدد مانگنا، دعا کرنا یہ سب قرآن سے ثابت ہے۔ ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ایک نئی نبوت کا اعلان خود قرآن میں موجود ہے(کافرٹھہرے)۔ ایک گروہ کے نزدیک صحابہ کرام کا ارتداد اور نبوت کے بعد امامت کے سلسلے کا بیان خود قرآن سے ثابت ہے (مگر آیات محکمات سے نہیں)۔ ایک گروہ کے نزدیک معجزات قرآن

94 https://bit.ly/Hadith-Basics
95 https://quransubjects.blogspot.com/2021/03/quran-key.html

اور تمام خارق العادات واقعات جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں وہ معنی ومفہوم نہیں رکھتے جو ظاہری الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ ایک گروہ قران و حدیث کو برابر سمجھتا ہے، بلکہ اس سے زیادہ- سب سے بڑھ کر مستشرقین کا گروہ ہے جو قرآن مجید سے کبھی گرامر کی غلطیاں نکالتا ہے اور کبھی اسے ساتویں صدی عیسوی کی سائنس کا ناقص بیان کہتا ہے-

قرآن راہ ہدایت:

" سب لوگ ایک دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل کیں تاکہ لوگوں میں اس بات میں فیصلہ کرے جس میں اختلاف کرتے تھےاور اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہیں لوگوں نے جنھیں وہ (کتاب) دی گئی تھی اس کے بعد کہ ا ن کے پاس روشن دلیلیں آ چکی تھیں آپس کی ضد کی وجہ سے پھر اللہ نے اپنے حکم سے ہدایت کی ان کو جو ایمان والے ہیں اس حق بات کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے" (قرآن 2:213)[96]

فرقہ واریت کی ممانعت:

قرآن میں اللہ تعالٰی نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے اور مختلف فرقوں میں بٹ جانے سے منع فرمایا ارشاد باری تعالٰی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (١٥٩ سورة الأنعام)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے-

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ

"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو-"(آل عمران:3:103)

---

96 https://tanzil.net/#2:213

تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کی انہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (ال عمران 105)

یہ آیت دین میں باہمی اختلاف اور گروہ بندی کی ممانعت میں بالکل واضع اور صریح ہے اللہ تعالٰی نے گذشتہ امتوں کا ذکر کرتے ہوئے امت مسلمہ کو ان کی روش پر چلنے سے منع فرمایا، اس آیت کے ذیل میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ قول ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مومنوں کو آپس میں متحد رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کو اختلاف و فرقہ بندی سے منع کیا گیا ہے اور ان کو خبر دی گئی ہے کہ پہلی امتیں صف آپس کے جھگڑوں اور مذہبی عداوتوں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں بعض نے کہا کہ ان سے اس امت کے بدعتی لوگ مراد ہیں اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ حروری خارجی ہیں (تفسیر خازن، علامہ علاء الدین ابوالحسن بن ابراہیم بغدادی۔ جلد۱ صفحہ ۲٦٨)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت میں اختلاف بے حد ناگوار تھا۔ صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ امتوں کی مثال دے کر اپنی امت کو باہمی اختلافات سے ڈرایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو کسی آیت کی نسبت آپس میں اختلاف کر رہے تھے پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار ظاہر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات یہی ہے کہ تم سے پہلے لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کرنے ہی کے سبب ہلاک ہو گئے۔ (مشکوٰہ باب الاعتصام، صفحہ۔ ٢٠)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالٰی نے زمین کو میرے سامنے اس

طرح سمیٹ دیا کہ مشرق و مغرب تک بیک وقت دیکھ رہا تھا اور میری امت کی حدود مملکت وہاں تک پہنچیں گی جہاں تک مجھے زمین کو سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے عطاء فرمائے گئے ہیں ایک سرخ اور دوسرا سفید آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالٰی سے اپنی امت کے بارے میں عرض کیا تھا کہ اسے ایک ہی قحط سالی میں صفحہ ہستی سے نہ مٹایا جائے اور یہ کہ میری امت پر مسلمانوں کے علاوہ کوئی خارجی دشمن مسلط نہ کیا جائے جو مسلمان کے بلاد و اسبات کو مباح سمجھے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے جوابا ارشاد فرمایا کہ! اے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب میں کسی بات کا فیصلہ کر دیتا ہوں تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ میں نے آپ کی اُمت کے بارے میں آپ کو وعدہ دے دیا ہے کہ اسے ایک ہی قحط سالی میں تباہ نہیں کیا جائے گا اور دوسرا یہ کہ ان کے اپنے افراد کے علاوہ کسی دوسرے کو ان پر مسلط نہیں کیا جائے گا جو ان کے مملوکہ مال و اسبات کو مباح سمجھ لے اگرچہ کفر کی ساری طاقتیں اکٹھی ہو کر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے جمع کیوں نہ ہو جائیں ہاں! مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرتے رہیں گے۔ (صحیح مسلم)

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں لکھا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: "میں اپنی امت کے بارے میں ان گمراہ کن پیشواؤں سے ڈرتا ہوں اور جب میری امت میں آپس میں تلواریں چل پڑیں گی تو قیامت تک نہ رُک سکیں گی اور اس وقت تک قیامت نہ ہو گی جب تک میری امت کی ایک جماعت مشرکوں سے نہ مل جائے اور یہ کہ میری امت کے بہت سے لوگ بُت پرستی نہ کر لیں۔ اور میری اُمت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو سب کے سب نبوت کا دعوٰی کریں گے حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا اور میری امت میں ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور فتح یاب ہوگا جن کی مدد چھوڑنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالٰی کا حکم آجائے گا۔"

یہ حدیث مستقبل کی خبر دے رہی ہے ڈرا رہی ہے ، حکم یا جواز نہیں کہ مسلمان فرقے بنا کر آپس میں لڑیں، اسی طرح 73 فرقوں والی حدیث میں خبر ہے-

[ریفرنس : .اسلام میں فرقہ واریت – تاویلیں، دلائل اور تجزیہ]

73 فرقوں والی حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فتنہ بنی اسرائیل پر آیا وہی قدم با قدم میری امت پر آنے والا ہے کہ اگر ان میں سے ایک شخص ایسا ہو گا جس نے اعلانیہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہو گا، تو **میری اُمت** میں بھی ایسا شخص ہو گا یہ حرکت کرے گا بنی اسرائیل میں پھوٹ پڑنے کے بعد بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اور **میری امت** تہتر (73) فرقوں میں متفرق ہو جائے گی ان میں بہتر (72) دوزخی ہوں گے اور ایک فرقہ ناجی یعنی جنتی ہو گا، صحابہ رضوان علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ! ناجی فرقہ کون سا ہوگا؟- فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر چلتا ہوگا۔ (ترمذی)

اس حدیث میں مذموم فرقوں سے فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے فرقے مراد نہیں ہیں، **بلکہ اس سے مراد وہ فرقے ہیں جن کا اختلاف اہل حق سے اصول دین و عقائد اسلام میں ہے، مثلا مسائل توحید، تقدیر، نبوت، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و موالات وغیرہ میں، کیونکہ انہی مسائل میں اختلاف رکھنے والوں نے باہم اکفار و تکفیر کی ہے، فروعی مسائل میں اختلاف رکھنے والے باہم اکفار و تکفیر نہیں کرتے-**

تہتروں واں فرقہ جو ناجی ہے یہ وہ فرقہ ہے جو سنت پر گامزن ہے، بدعت سے مجتنب اور صحابہ کرام سے محبت کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلتا ہے- اب ذرا رک جائیں اور غور فرمائیں کہ صحابہ اکرام میں سب سے مقدم ، اعلی خلفاء راشدین کا مقام ہے ان کے إجماع جس

پر تمام صحابہ کرام نے بھی عمل کیا تو جو کوئی اس إجماع کے خلاف إجماع کرے تو اس کی شرعی حثیت کیا ہو گی؟

تفصیل : إجماع ممنوعہ[97] ......

حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے **امت** میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (73) واں فرقہ ہی اول وہلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی ۔بد قسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماآنا علیہ واصحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں ہرگروہ، فرقہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (72) فرقوں میں شمار کرتا ہے- ہم اپنا جج خود ہی کیسے بن گئے؟ جبکہ اللہ ان اختلافات کا فیصلہ آخرت میں کرے گا ... کیا قرآن نہیں پڑھا؟

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام :159)

“جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔(سورة الأنعام :159)[98]

كَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَى الۡمُقۡتَسِمِيۡنَۙ ۰ الَّذِيۡنَ جَعَلُوا الۡقُرۡاٰنَ عِضِيۡنَ ۰ فَوَرَبِّكَ لَنَسۡـَٔلَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَۙ(الحجر 90,91,93)

"یہ اُسی طرح کی تنبیہ ہے جیسی ہم نے اُن تفرقہ پردازوں کی طرف بھیجی تھی جنہوں نے اپنے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہے۔ تو

97 https://quran1book.blogspot.com/2021/12/Shytani-Ijmaa.html
98 https://tanzil.net/#6:15

قسم ہے تیرے ربّ کی ، ہم ضرور ان سے پوچھیں گے کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔"(الحجر 90,91,93)[99]
اس گروہ سے مراد یہود ہیں۔ ان کو مُقْتَسِمِیْن اس معنی میں فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے دین کو تقسیم کر ڈالا، اس کی بعض باتوں کو مانا ، اور بعض کو نہ مانا ، اور اس طرح طرح کی کمی و بیشی کر کے بیسیوں فرقے بنا لیے۔ ان کے ”قرآن“ سے مراد توراۃ ہے جو ان کو اُسی طرح دی گئی تھی جس طرح اُمتِ محمدیہ کو قرآن دیا گیا ہے۔ اور اس ”قرآن“ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے سے مراد وہی فعل ہے جسے سورۂ بقرہ آیت 85 میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ اَفَتُؤْ مِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (کیا تم کتاب اللہ کی بعض باتوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض سے کف کرتے ہو؟[100])۔ پھر یہ جو فرمایا کہ یہ تنبیہ جو آج تم کو کی جا رہی ہے یہ ویسی ہی تنبیہ ہے جیسی تم سے پہلے یہود کو کی جا چکی ہے ، تو اس سے مقصود در اصل یہود کے حال سے عبرت دلانا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہودیوں نے خدا کی بھیجی ہوئی تنبیہات سے غفلت برت کر جو انجام دیکھا ہے وہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اب سوچ لو، کیا تم بھی یہی انجام دیکھنا چاہتے ہو؟
(72) فرقوں کی تصریح علامہ ابن جوزی نے اس طرح بیان کی ہے کہ ابتداء میں جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اور سواد اعظم سے علیحدہ ہو کر خوارج اور دیگر فرقے بنے تھے ،پھر انکے ردّ عمل میں مزید چار فرقے اور پیدا ہو گئے یعنی قدریہ، جبریہ، جہمیہ، مرجیہ۔ اس طرح ان گمراہ فرقوں کی کل تعداد چھ ھوگئی۔ علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ ان چھ فرقوں میں آپس میں مسلسل ٹوٹ پھوٹ اور تفریق ہوتی رہی یہاں تک ان میں سے ہر فرقہ بارہ بارہ فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس طرح مجموعی طور پر ان گمراہ فرقوں کی تعداد حدیث نبوی کی تصریح کے مطابق 72 ھوگئی۔ ان 72 فرقوں کے الگ

[99] https://tanzil.net/#trans/ur.jalandhry/15:91
[100] https://tanzil.net/#trans/ur.jalandhry/2:85

الگ نام کی صراحت اور ان کے عقائد کی تفصیلات"تحفہ اثنا عشریّہ "از حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی میں دیکھی جا سکتی ہیں ۔

اگر قرون اولیٰ کے خوارج سے ملتے جلتے فرقوں سے آج کے فرقوں کا موازنہ کریں تو ان میں بہت فرق ہے- موجودہ فرقوں میں اختلافات فروعی ہیں اسلام کے بنیادی عقائد میں اختلاف نہیں- اس وجہ سے ان کا اکٹھا ہونا آسان اور ممکن ہے-

1. فرقہ واریت, 73 فرقوں والی حدیث[101]
2. فرقہ ناجیہ کی اہم اور ظاہر خصوصیات[102]

کمال دین اسلام

دین اسلام اپنے کمال ، عروج پر پہنچ گیا ، جب حجتہ الوداع کے دن یہ آیت نازل ہوئی:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ

(اور) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا (perfected)[103] اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا (قرآن 5:3)[104]

رسول اللہ صلعم کے بعد بھی خلفاء راشدین نے قرآن پر توجہ مرکوز رکھی ، کتابت مکمل ہوئی اور قرآن کے نسخے اسلامی دنیا میں پھیلا دیے. مگر کتاب اللہ صرف ایک ، کتابت حدیث پر بہت غور و فکر کے بعد حضرت عمر نہیں فیصلہ دیا کہ کتاب اللہ کے علاوہ کوئی کتاب نہیں ہو گی ، پہلی اقوام کتاب اللہ کو چھوڑ کر تباہ و گمراہ ہو گیئں- سنت رسول موجود تھی اور تواتر سے سینہ بہ سینہ ، نسل در نسل منتقل ہوتی رہی- اسلام کے بنیادی احکام اور عبادات میں کوئی کمی نہ ہوئی - نماز ، زکات ، روزہ ، حج کے احکام تو قرآن میں موجود ہیں مگر تفصیل اور طریقہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے منتقل ہوتا رہا-

---

[101] http://salaamone.com/teheter73-firqah-hadees/
[102] https://islamqa.info/ur/answers/10554/
[103] https://wp.me/scyQCZ-perfect
[104] https://quran1book.blogspot.com/2020/06/summary.html

متواتر وہ حدیث ہے جس کو اتنےزیادہ لوگوں نے بیان کیا ہو کہ ان کے لیے کسی جھوٹ پر راضی ہونا ناممکن ہوتا ، (اور نہ ہی کسی غلطی کا امکان ہوتا)۔ ایک اور شرط یہ ہے کہ راویوں کی زنجیر کے ہر ربط میں اعداد تلاش کیے جائیں۔ یعنی صحابہ کرام سے لے کر ، پیروکار تک ، اس وقت تک جب اس کو ریکارڈ کیا گیا ، ہر ربط پر یہ تعداد اتنی بڑی ہونی چاہئے۔ مثال کے طور پر ، حدیث میں ہے: '' جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں پائے گا ، `` 62 سے زیادہ صحابہ کرام نے بڑی تعداد میں میں بیان کیا ہے۔ یہ متواتر کی رپورٹ ہے۔ اسی طرح حضرت `عیسیٰ علیہ سلام کی دوسری آمد کے بارے میں احادیث۔ مریم ، دجال ، یا کچھ مخصوص عبادات ، رسومات ، جیسے ، نماز ، روزے ، وغیرہ سے متعلق ، متواتر کی حیثیت رکھتے ہیں ، راویوں کی زنجیر کے ہر ایک لنک پر بڑی تعداد میں راویوں نے بیان کیا ہے۔

متواتر کی ایک رپورٹ قرآن کی طرح ہی یقینی ہے ، لہذا ، متواتر حدیث کا رد کفر ہے۔ حوض کوثر کے بارے میں حدیث 50 کے قریب صحابہ اکرام نے نقل کی ہے۔ حدیث میں ہے ، '' جس نے بھی اللہ کی خاطر مسجد بنائی ، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا ، `` اس کو 25 صحابہ نے روایت کیا ہے۔ احادیث ، 'ہر نشہ آور چیز حرام ہے ،' 'جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے ،' ' فجر کی نماز کو صبح کی روشنی کے زیادہ سے زیادہ قریب سے کرو ،' 'اسلام ایک اجنبی کی حیثیت سے شروع ہوا اور ختم ہو گا ،' ' اور ، 'میری امت کا ایک گروہ اس وقت تک حق پر قائم رہے گا جب تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) نہیں آجائے گا' ، اور یہ بھی متواتر کی حیثیت سے ہیں۔ حدیث '' اللہ اس کا چہرہ روشن رکھے جس نے ہم سے ہماری باتیں سنیں اور پھران کو ویسے ہی اگے بیان کیا جیسے سنا تھا " ، 30 کے قریب صحابہ نے روایت کیا ہے۔ متواتر کی ایک رپورٹ تقریبا اتنی ہی یقینی بات ہے جتنا کہ قرآن مجید ، اور لہذا ، متواتر حدیث کے رد کو کفر مانا جاتا ہے۔

جلال الدین سیوطی نے 113 متواتر احادیث کو ایک کتاب میں عنوان کیا ہے: "قطف الازہر متناتھرہ فی الخبار المتواتر"[105]

[Qatf al-Azhar al-Mutanathara fi al-Akhbar al-Mutawatirah]

انہوں نے ہر ایک ایسی حدیث کو متواتر شمار کیا جسکے ہررابطہ پر 10 راوی تھے۔

1. سنت , حدیث اور متواتر حدیث
2. حدیث کی کتابت قران کی طرح خلفاء راشدین نے کیوں نہ کی؟ ...[....]

اسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان، فروعی اختلافات پر تکفیر نہیں

تمام مسلمان کلمہ گو: **"لا الہ الا اللہ"** پرھتے ہیں جو واقعی سب سے بڑی نیکی ہے، اور ایمان کی شاخوں میں سب سے اعلی شاخ ہے، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"ایمان کے ستر یا ساٹھ سے کچھ زائد شعبے ہیں، افضل ترین شعبہ لا الہ الااللہ کہنا ہے، اور سب سے کم ترین درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے، اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے" [بخاری (9) ، اورمسلم (35) نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔]

اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروعات دین مختلف الرائے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی یا بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر ،اور موت کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں ،حضرت محمد صلعم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں ،نماز پڑھتے ہیں ،روزہ رکھتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں ،معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں —دوسرے الفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے

---

[105] https://quran1book.blogspot.com/2020/06/hadith-sunnah.html

فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔ ایمان سے خارج نہیں ہوتا ۔دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطاء کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں ۔بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروعی اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں ۔ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو درست اور دوسروں کو گمراہ قرار دے کر نفرتوں کے بیج بوتا ہے- ہدایت ور گمراہی کا فیصلہ تو اللہ نے کرنا ہے-

مسلمان نماز میں "آمین " بلند آواز سے کہیں یا آهستہ ، رفع یدین ایک مرتبہ کریں یا ہر رکعت میں، فروعی اختلافات فرقہ واریت کا جواز نہیں، جس کی قرآن میں سختی سے ممانعت ہے- [مزید لنک][106]

اہل ایمان کی بخشش :

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں تمام مومنین کو آپس میں بھائی بھائی کہا گیا ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی انہیں جنتیں دینے کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اور جن لوگوں نے کفر کیا اور (دنیوی) فائدے اٹھا رہے ہیں اور (اس طرح) کھا رہے ہیں جیسے چوپائے (جانور) کھاتے ہیں سو دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے (سورہ محمد ١٢)[107]

یہ اور اس طرح کی بیشمار آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں مومنین صالحین کی مغفرت اور فوز و فلاح کا وعدہ کیا گیا ہے اور کفار مشرکین کے لئے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے ایمان سے خارج نہیں ہوتا دین کا فہم

---

106 http://salaamone.com/muslim/
107 https://tanzil.net/#47:12

نہ تو سب کو یکساں عطا کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالٰی نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں بہرحال یہ طے شدہ بات ہے کہ فرعی اختلاف میں قلت فہم کی بناء پر دو فریقوں میں سے ایک یقینی طور پر غلطی پر ہو گا اور دوسرے فریق کا نظریہ درست اور شریعت کے مزاج و احکام کے مطابق لہذا ایسی صورت میں جو فریق دانستہ طور پر غلطی پر ہے تو اس کا دینی اور اخلاقی فرض یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنی انانیت اور کبر و غرور کو پس پشت ڈال کر اس غلطی سے تائب ہو جائے اور اپنی کم فہمی اور جہالت کے لئے اللہ تعالٰی سے مغفرت طلب کرے بلاشبہ وہ غفور رحیم ہے اور اگر اس فریق سے غلطی کا ارتکاب نادانستہ طور پر ہو رہا ہے تو اس کا شمار (سیئات) میں ہو گا ایسی صورت میں فریق مخالف یعنی فریق حق کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے ان بھائیوں کو نرمی محبت اور دلسوزی سے سمجھائیں اور صحیح راہ عمل واضح کریں۔ اس کے باوجود بھی اگر دوسرا فریق سمجھ کر نہیں دیتا تو اس کے لئے ہدایت کی دُعا کریں۔ آپ اپنی ذمداریوں سے سبکدوش ہو گئے مسلمانوں کی (سیئات) یعنی کوتاہیوں کے بارے میں اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے---

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کئے اور ان سب چیزوں پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئیں وہ چیزیں ان کے رب کے پاس سے امر واقعی ہیں اللہ تعالٰی ان کوتاہیوں کو درگذر فرمائے گا اور ان کی حالت درست کرے گا۔ (محمد2)[108]

لہذا معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالٰی اپنے بندوں سے ایمان و عمل صالح کے مطالبہ کو پورا کرنے کے بعد ان کے تمام گناہوں اور کوتاہیوں کو معاف کرنے کا اعلان عام کر رہا ہے تو دوسروں کو یہ حق کب پہنچتا ہے کہ وہ اپنے صاحب ایمان بھائیوں کو محض فروعی اختلافات کی بناء پر جہنم رسید کر دیں اور ان کا شمار ان بہتر (72) ناری فرقوں میں کرتے رہے جو خارج ایمان ہونے کی بناء پر زبان وحی و رسالت

[108] https://tanzil.net/#47:2

سے دوزخی قرار پائے؟ کیا ان کی یہ روش اللہ کے کلام کو جھٹلانے کے مترادف نہیں ہے؟

"...لہٰذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو آخر کار تم سب کو اللہ کی طرف پلٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو"(قرآن5:48)[109]

اگرچہ یہ آیت دوسری امتوں کے تناظر میں ہے مگر اس میں مسلمانوں کے لیے بھی ہدایت ہے- اصل مقصُود نیکیوں اور بھلائیوں کو پانا ہے اور وہ اسی طرح حاصل ہو سکتی ہیں کہ جس وقت جو حکمِ خدا ہو اُس کی پَیروی کی جائے۔ لہٰذا جو لوگ اصل مقصد پر نگاہ رکھتے ہیں ان کے لیے شرائع کے اختلافات اور مناہج کے فروق پر جھگڑا کرنے کے بجائے صحیح طرزِ عمل یہ ہے کہ مقصد کی طرفف اُس راہ سے پیش قدمی کریں جس کو اللہ تعالیٰ کی منظُوری حاصل ہو۔ جو اختلافات انسانوں نے اپنے جمُود ، تعصّب، ہٹ دھرمی اور ذہن کی اُپَج سے خود پیدا کر لیے ہیں اُن کا آخری فیصلہ نہ مجلس مناظرہ میں ہو سکتا ہے نہ میدانِ جنگ میں۔ آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ خود کرے گا جبکہ حقیقت بے نقاب کر دی جائے گی اور لوگوں پر منکشف ہو جائے گا کہ جن جھگڑوں میں وہ عمریں کھپا کر دُنیا سے آئے ہیں اُن کی تہ میں ”حق“ کا جوہر کتنا تھا اور باطل کے حاشیے کی قدر۔اللہ کا بخشش اور معافی کا دروازہ کھلا ہے:

"(اے نبیؐ) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور و رحیم ہے" (قرآن 39:53)[110]

"جو شخص توبہ کر کے نیک عملی اختیار کرتا ہے وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے"(قرآن 25:71)

[109] https://tanzil.net/#trans/ur.jalandhry/5:48
[110] http://tanzil.net/#trans/ur.maududi/39:53

فرقہ واریت کا خاتمہ - پہلا قدم

عملی اقدامات - خلاصہ

مسلمانوں میں فرقہ واریت کی لعنت کو اگرفوری طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا ، توابتدا میں قرآن کے حکم کے مطابق صرف ایک درست عمل کی شروعات سے شدت اور منفی رجحانات میں کمی کرکہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے سفر کا آغاز کے آجاسکتا ہے:

مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (القرآن، سورة الحج22:78)

قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ (القرآن، سورة الحج22:78)[111]

1.ہرایک فقہ اور فرقہ کا دعوی ہے کہ وہ قرآن و سنت پر پر عمل پیرا ہیں، جس کو دوسرے قبول نہیں کرتے اور وہ خود دعوی دار ہیں کہ وہ حق پرہیں- ہم سب کو معلوم ہے کہ مسلمان کے علاوہ تمام لیبل اور مذہبی القاب و نام بعد کے زمانہ کی ایجادات ہیں- تو ایک متفقہ نام "مسلمان" جو قرآن و سنت و حدیث اور تاریخ سے مسلسل پر ثابت ہے اور اور اب بھی ہماری اصل پہچان ہے، اس نام "مسلمان" کو مکمل اصل حالت میں بحال کر دیں-

2..تمام مسلمان اپنے اپنے موجودہ فقہ و نظریات پر کا جائزہ لے کر جس پر مطمئن ہیں اس پر کاربند رہتے ہوئے، اللہ تعالی کے عطا کردہ

---

111 https://tanzil.net/#22:78

ایک نام پر متفق ہو کر اپنے آپ کو صرف اور صرف "مسلمان" کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں،جو نام اللہ نے دیا وہ ہر طرح سے مکمل ہے،تعارف، شناخت یا کسی اور حجت کی وجہ سےفرقہ پرستی کو رد کریں- مسلمان کو کسی اکسٹراالیبل (extra label) کی ضرورت نہیں- مساجد، مدارس، گھروں اور اپنے ناموں کے ساتھ فرقہ وارانہ القاب لگانے سے مکمل اجتناب کریں- نفس کہتا ہے مشکل ہے، مگر اللہ کا حکم بھی ہے، فرمانبردار (مسلم) بن کر اس آزمائش سے گزریں، اللہ پرتوکل کریں-

3. یہ اقدام اسلام کے ابتدائی دور ، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اکرام کے زمانہ کے مطابق ہو گا، جس کی خواہش ہر مسلمان دل میں رکھتا ہے- اللہ اور رسول ﷺ یقینی طور پر آپ سے بہت خوش ہوں گے- اس احسن روایت، سنت کے دوبارہ اجرا پر اللہ ہم پر رحمتوں اور برکات کی بارش فرمایے گا- اس نیک عمل سے آپ دین و دنیا میں کامیابی کے راستے پر چل پڑیں گے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ [(ماآنا علیہ واصحابی)](https://quran1book.blogspot.com)[112]، [113]،[114] یعنی وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوں گے وہی جنتی ہیں- فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے- تہتر فرقوں والی حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ خبر بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی- بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماآنا علیہ واصحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں اور ہر ایک گروہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (72) فرقوں میں شمار کرتا ہے- حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں

---

[112] https://quran1book.blogspot.com/2021/12/Shytani-Ijmaa.html
[113] https://quran1book.blogspot.com/2021/11/HadithBan-Sahabh.html
[114] https://quran1book.blogspot.com/2020/05/Last-Will.html

گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (73 واں فرقہ ہی اول وہلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے-

جن مسلمانوں کو صحابہ اکرام (رضی اللہ) سے تاریخی واقعات پر اختلافات، رنجشیں ہیں ان کو(قرآن 2:134 اور 59:10) کے مطابق اللہ کے سپرد کر دیں-

[مزید تفصیل: صحابہ کرام (رض): اشتباھات و حقائق ....[115]]

4.کسی صورت میں کوئی گروہ دوسرے مسلمانوں کی تکفیر نہ کریں،یہ پلٹ کر تکفیر کرنے والے پر پڑتی ہے [ابی داوود 4687][116] ہر حال میں اس شدت پسندی سے بچنا ہے- جنت ، جھنم کا فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے- ہم کو اچھے اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرناہے-

تمام فقہ اور فرقوں کے علماء ایمان کے چھ[117] اور اسلام کے پانچ[118] بنیادی ستونوں اور اعمال صالحات[119] پر زور دیں [Minimum Common Points of Agreement] غیر اسلامی رسوم و رواج کو بتدریج معاشرہ سے پاک کیا جائے- علماء کی جدید طریقه تعلیم اور ٹیکنولوجی سے مناسب تعلیم و تربیت اور معاشی پیکج سرکاری طور پر نافذ کیا جاۓ- یہ تمام کام حکومت اور علماء کے تعاون سے سرانجام پا سکتے ہیں-

ایک کتاب یا ڈسکشن سیشن سےصدیوں پر محیط مائینڈ سیٹ کو تبدیل تو نہیں کیا جاسکتا مگر اہل عقل کے لیے غور فکر کےدروازے کھل سکتے ہیں ....

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّـهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (لأنفال: 55)

---

115 https://bit.ly/Sahaba-Grudge
116 http://www.equranlibrary.com/hadith/abudawood/1620/4687
117 https://quransubjects.blogspot.com/2019/10/faith.html
118 https://quransubjects.blogspot.com/2019/11/pillars-of-islam.html
119 https://quran1book.blogspot.com/2021/10/Najaat.html

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں(8:55)[120]

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّـهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّـهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ (٢٨)

"اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے" (35:28)[121]

....

قرآن - ہدایت کا سرچمہ

فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِي فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَ لَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (الروم : 30)

" اللہ کی اس فطرت پر غور کرو جس پر اس نے انسان کو خلق کیا ہے۔ اللہ کے قانون خلق میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ دین قیم کی بھی یہی حقیقت ہے لیکن بہت سے لوگ اتنی سی بات کو بھی نہیں سمجھتے۔" (الروم : 30)

"ثم جعلناک علی شریعۃ من الأمر فاتبعها ولا تتبع أهواء الذین لا یعلمون (الجاثیہ:١٨)

" پھر ہم نے آپ کو دین کی ظاہر راہ پر قائم کر دیا۔ سو آپ اسی پر رہیں اور نادانوں کی خواہشات پہ نہ چلیں"(الجاثیہ:١٨)

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّـهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّـهِ فَإِنَّ اللَّـهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (١٩) فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّـهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّـهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (٢٠) إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّـهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (٢١) أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (3:22 قرآن)

---

120 https://tanzil.net/#trans/ur.maududi/8:55
121 https://tanzil.net/#trans/ur.maududi/35:28

"بے شک اللہ کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے اور اہل کتاب نے (دین حق میں) اختلاف نہیں کیا مگر اپنے پاس علم آجانے (اور اصل حقیقت معلوم ہو جانے) کے بعد۔ محض آپس کی شرارت و ضد اور ناحق کوشی کی بنا پر اور جو بھی آیاتِ الٰہیہ کا انکار کرے گا تو یقینا اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔"(3:19)[122]

" پس اگر یہ لوگ آپ سے خواہ مخواہ حجت بازی کریں۔ تو کہہ دو کہ میں نے اور میری پیروی کرنے والوں نے تو اپنا سر اللہ کے سامنے جھکا دیا ہے (اپنے کو اس کے سپرد کر دیا ہے) اور اہل کتاب اور جو کسی کتاب کے پڑھنے والے نہیں ہیں سے کہو: کیا تم بھی اسلام لائے ہو؟ پس اگر انہوں نے اسلام کا اقرار کر لیا تو گویا ہدایت پا گئے اور اگر (اس سے) منہ موڑا تو آپ کا فرض تو صرف پہنچا دینا ہے (منوانا نہیں ہے)۔ اور اللہ (اپنے) بندوں کو خوب دیکھنے (اور پہچاننے والا ہے)"۔ (3:20)[123]

"جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں انہیں دردناک عذاب کا مژدہ سناؤ"۔ (3:21 قرآن) "یہ وہ (بدنصیب) ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت و برباد ہوگئے۔ اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے"۔ (3:22 قرآن)

اسلام کو "دین" کہا گیا ہے، اور دین "مکمل ضابطہِ حیات" یعنی پوری زندگی کی ابتدا سے انتہا اور اٹھنے سے سونے تک کے ہر وقت اور ہر قدم پر عبادات کے طور طریقہ اور تعلیمات فراہم کرتا ہے، جو صرف انفرادی ہی نہیں بلکہ اجتمائی سب کو شامل ہے. مگر دوسرے مذاھب میں مذھب انفرادی حیثیت کا حامل ہے.

نئے مسائل زندگی میں حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہمارے لیے بہترین راہبر ہے۔ یہ ایک تحریر

---

[122] https://tanzil.net/#3:19
[123] https://tanzil.net/#3:20

ہے جو آپ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو قضا کے متعلق یوں لکھ بھیجی تھی :

” الفہم ، الفہم فیما اختلج فی صدرک مما لم یبلغک فی الکتاب و السنة و اعرف الامثال و الاشباہ ثم قس الامور عند ذلک “

” جو مسئلہ تمہیں کتاب و سنت میں نہ ملے اور تمہیں اس کے بارے میں تردد ہو تو اس پر غور کرو اور اچھی طرح غور کرو اور اس سے ملتے جلتے مسائل پر اسے قیاس کرلو۔ ” (رواہ الدارقطنی)

تلکَ اُمّۃٌ قَد خَلَت لَھا ما کَسَبَت و لکم ما کَسَبتُم ولا تُسئَلونَ عَمّا کانوا یَعمَلونَ۔

:"وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر گئے جو کچھ انہوں نے کمایا، وہ اُن کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے، وہ تمہارے لیے ہے تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے(قرآن 2:134)

اور یہ بھی فرماتا ھے:

رَبَّنا اغفِرلَنا وَلاِخوانِنا الذینَ سَبَقونا بِالایمانِ وَلا تَجعَل فی قُلوبِنا غِلّاً لِلّذینَ آمَنوا رَبَّنا اِنَّکَ رَؤوفٌ رَحیمٌ۔ -(قرآن 59:10)

پرور دیگار! ھمیں معاف کردے اور ھمارے ان بھائیوں کو بھی جنھوں نے ایمان میں ھم پر سبقت کی ہے اور ہمارے دلوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا کہ تو بڑا مھربان اور رحم کرنے والا ھے -(قرآن 59:10)[124]

[ریفرنس :...فرقہ واریت کا خاتمہ : پہلا قدم:]

....

[124] صحابہ کرام (رض): اشتباھات و حقائق: https://bit.ly/Sahaba-Grudge

Books and Article by By Brigadier Aftab Khan (r)

رسالہ تجدید الإسلام - انڈکس

https://bit.ly/Tejdeed-Islam

1. مصادر الإسلام
2. تجدید ایمان
3. تجدید الإسلام: مقدمہ [Abstract English-]
4. رسول اللہ ﷺ کا میعارحدیث / اصول حدیث
5. متضاد عقائد و نظریات https://bit.ly/Wrong-Beliefs
6. مسلم المیہ (تضاد \ https://bit.ly/Muslim-Tragedy (Paradox
7. شفاعت یا شریعت
8. قرآن ترک العمل (مھجور)
9. مقصد حیات: کامیاب اور ناکام کون؟
10. بدعة، گمراہی (ضَلَالَةٌ)
11. اسلام ، مسلم فرقہ واریت کا خاتمہ
12. قرآن اور عقل و شعور
13. اصول دین (بنیادی عقائد) اور فروع دین (ارکان اسلام)
14. شاہ کلید قرآن: Master Key Quran (3:7)
15. اہم احادیث
16. حادیث لکھنے کی ممانعت
17. احادیث پر احادیث - تقييد العلم للخطيب البغدادي
18. رسول اللہ ﷺ وصیت (ابی داوود 4607, ترمزی 266) کا انکار اور بدعت
19. سنت خلفاء راشدین کی شرعی حثیت اور کتابت حدیث کیوں نہ کی؟
20. احادیث سے استفادہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی؟
21. مسلمان بھی یہود و نصاری کے نقش قدم پر
22. قرآن و حدیث اور" توریت و تلمود" موازنہ
23. تجدید اسلام کا آغاز
24. تجدید الإسلام کا آغاز / MBS Video
25. تدوین قرآن مجید
26. قرآن احسن الحدیث
27. قرآن کا تعارف قرآن سے
28. اہم آیات قرآن
29. موضوع تحقیق (تھیم)
30. خلاصہ تحقیق - تجدید الإسلام-1
31. : احیاء دین کامل
32. حدیث لسٹ Hadith List https://wp.me/scyQCZ-list
33. اہل قرآن اور اہل حدیث کے مغالطے
34. سینٹ پال ، سینٹ پطرس اور امام بخاری (رح) کے خواب
35. من گھڑت داستانوں سے حقائق مسخ ، رسول اللہ ﷺ کی حکم عدولی
36. حضرت عمر (رضی اللہ) کا اہم ترین کارنامہ(1)
37. حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اجتہاد

38. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (سیرہ)
39. عظیم فاتح: الیگزینڈر یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ؟
40. Caliph Umer & Hadith
41. Uumar Ibn Al-khattab By Micheal Hart
42. البدعة الكبيرة Big Bid'ah
43. تجديد الإسلام (ای - بک)
44. آخری رسول اور آخری کتاب - قرآن : اطاعت رسول و سنت
45. حدیث کی قبولیت ، قرآن سے مشروط (مودودی)
46. اسنت , حدیث اور متواتر حدیث
47. وحی متلو اور غیر متلو تحقیقی جائزہ (1)
48. وحی متلو اور غیر متلوتحقیقی جائزہ (2) [قرآن کا مثل ؟]
49. اللہ ، قرآن پر غلط بیانی کرنا حرام [Don't Hide Truth]
50. "کتاب حدیث" ممنوع - قرآن
51. کتمان حق : آیات قرآن اور علم حق کو چھپانا سنگین جرم
52. فقیہ و محدثین
53. احیا دین کامل ۔۹۹: تحقیق کے اہم نقاط و نتائج
54. دلیل روشن کے ساتھ ہلاک یا زندہ -(سورة الأنفال42)
55. فقیہ و محدثین
56. عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
57. عالم، محدث، مفسرین صحابہ نے حدیث لکھنے کی ممانعت پر مکمل عمل کیا
58. تجديد الإسلام- خلاصہ تحقیق-2
59. صحابہ کرام (رضی اللہ) حقائق و اشتباھات
60. شیعہ اصلاحات

The Author & Books:

Brigadier Aftab Ahmad Khan (Retired): A freelance writer, researcher, and blogger, holds Masters in Political Science, Business Admin, Strategic Studies, spent over two decades in exploration of The Holy Quran, other Scriptures, teachings & followers. He has been writing for "The Defence Journal" since 2006. His work is available at https://SalaamOne.com/About accessed by over 4.5 Millions. FB: @IslamiRevival Email: Tejdeed@gmail.com

Special Topics

1. "Islamic Revival (تجدید الاسلام);
2. Islam, Muslim & Sectarianism / اسلام اور مسلم
3. Riba Resolved
4. Al-Khilafah [الخلافة] [Eng & Urdu]

Muslim World & Pakistan

5. Kashmir Jihad – Analysis & Options
6. Hybrid Warfare against Pakistan
7. Bernard Lewis Plan for Middle East & Pakistan &Counter:
8. Greater Israel – Oded Yinon Plan & Counter :
9. Zionism, Bible & Quran
10. SalaamOne - Special Picks ....
11. اردو آرٹیکل اور کتب

Islam, Basic Books:

12. The Creator
13. The Creation [Why We Exist?]
14. The Guidance
15. Islam: Broader Perspective

Islam :

16. Quran Subjects (web)
17. Prophet Muhammad [ﷺ]
18. The Great Jihad Through Quran
19. Quran – Summary of 99 Selected Verses on Ethics
20. Rise and fall of Nations – Law of Quran
21. Kashmir- Defender [blog]
22. Muslims and The Soft Power [mixed articles]

General:

23. Humanism Atheism
24. Universe, Science & God \ Faith & Reason
25. Fundamentals of Faith \ Metaphysics & Eschatology
26. Challenges to Faith [Sectarianism]
27. Philosophy- Islamic Thought Revivalist
28. Reconstruction of Religious Thought (by Dr.M.Iqbal)

Political, Religious, Social, Cultural, War & Peace

29. Religion cause Wars?
30. Tribulation and Discord in Muslim World & Future
31. Islamic Culture and Modern World \ Islamic Society & Culture
32. Women in Islam \ Rise & Decline of Muslims
33. Sectarianism \ Learning & Science

Islamophobia

34. Islamophobia (Web) \ Jihad, Extremism:
35. Jihad: Myth & Reality \ Takfir Doctrine of Terror
36. Islamic Decree [Fatwa] Against Terrorism
37. Tolerance \ Rebuttal Anti-Islam FAQs

38. Rebellion by Khawarij Taliban & Shari'ah in Pakistan

Interfaith:

39. Impact of Islam on Christianity & West
40. Jesus Christ in Islam & Christianity Theory of Evolution: Bible & Quran Bible & Quran
41. Jesus, Bible & Christianity (Website)

Power Politics, Conspiracies, Wars

42. Christian Zionism Zionism, Bible & Quran [The Blessed Land]
43. Dialogue- Children of Israel, Ishmael & Peace?
44. The Thirteenth Tribe Bible, Christ & Christianity:

http://FreeBookPark.blogspot.com *https://SalaamOne.com/About*

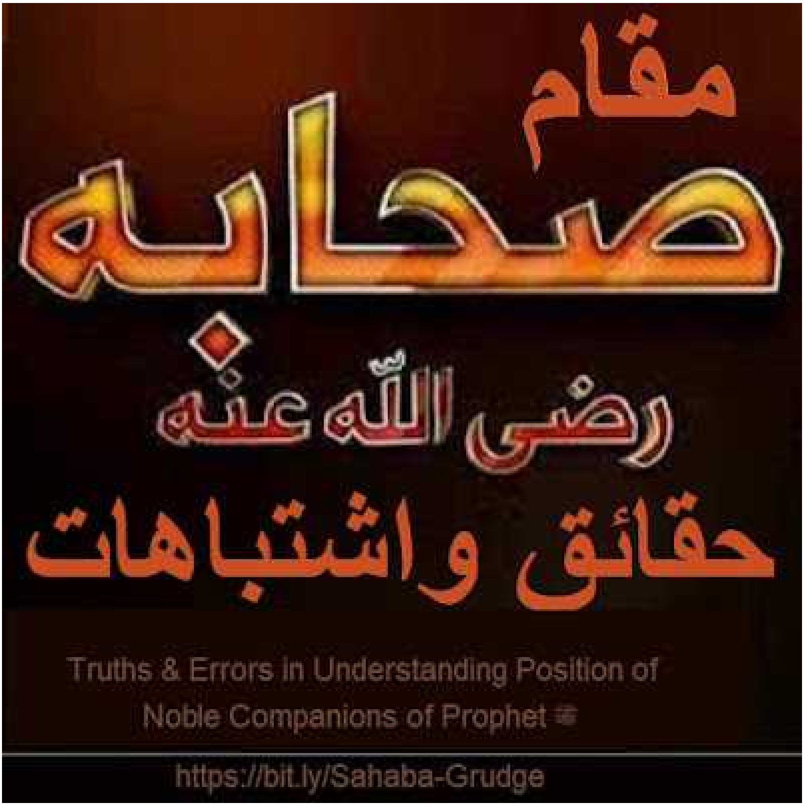

https://bit.ly/Sahaba-Grudge

https://bit.ly/False-Ijmaa-pdf
https://bit.ly/False-Ijmaa

~~~~~~~~~

اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے در گزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر (البقرة ٢٨٦)

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

<iframe height="1000px" src="https://docs.google.com/document/d/e/2PACX-1vQOU-RuLo8XdwNBPcZBBhLbrUWWvCAIvgNnXUpfyprj5MNON1X11-faoGoepluhD3dMuXBwIoAxkrkg/pub?embedded=true" width="100%"></iframe></div>
https://docs.google.com/document/d/e/2PACX-1vQOU-RuLo8XdwNBPcZBBhLbrUWWvCAIvgNnXUpfyprj5MNON1X11-faoGoepluhD3dMuXBwIoAxkrkg/pub
~~~~~~~~~